INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۳۱
۵ تا ۱۱ شعبان ۱۴۱۶ھ بمطابق ۲۹ دسمبر ۹۵ء تا ۴ جنوری ۱۹۹۶ء

مرزا طاہر قادیانی کو دعوتِ مباہلہ

امام مہدی کی تحقیق
اہلِ سنّت والجماعت کی نظر میں

اسلام کے خلاف ایک گھناؤنی سازش

جہاد کی تیاری اور جسمانی ورزش کی اہمیّت

ارتداد کی ایک شکل

ہمارے شہر میں ایک آدمی صوفی محمد اسلم نامی ہے۔ چند ماہ قبل تک وہ امامت کے فرائض بھی انجام دیتا رہا ہے اور تبلیغی کام میں بھی کافی سرگرم رہتا تھا۔ اس کا کیس جو اس نے جرمنی میں سکونت کے لئے کروایا تھا وہ پاکستان پیپلزپارٹی کا تھا۔ اب تقریباً چار ماہ قبل اس نے پاکستان سے اپنے بیوی بچوں کو جرمنی بلایا اور تمام علم اور قادیانی عقائد کو جانتے ہوئے بھی اس نے اپنی بیوی کا کیس قادیانی (لاہوری قادیانی) کا کروادیا۔

(حضرت مولانا صاحب! میں نے گزشتہ بالاسطور میں ذکر کیا ہے کہ صوفی اسلم کو قادیانی عقائد کا علم تھا۔ یہ میں نے اس لئے لکھا ہے کہ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رد قادیانیت کے بارے میں لٹریچر اسے دیا تھا اور یہ آج سے تقریباً ایک سال قبل کی بات ہے)

۱...... اب سوال یہ ہے کہ کیا ان کا نکاح باقی رہا یا ختم ہو گیا۔

۲...... اگر دونوں توبہ کر کے دوبارہ اسلام میں داخل ہونا چاہیں تو ان کو دوبارہ نکاح کرنا ہو گا یا پہلا نکاح باقی رہے گا۔ اور جب کوئی مرتد ہوتا ہے تو جیسا آپ نے فرمایا تھا کہ نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور جب نکاح ٹوٹ جائے تو دوبارہ نکاح ہو گا کہ نہیں اور اس کا کفارہ کیا ہو گا۔

۳...... اب اس کو اپنی بیوی کا کیس بھی تبدیل کروانا ہو گا یا نہیں؟

۴...... اگر وہ توبہ نہ کریں تو ہمیں ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔

۵...... اور اگر وہ ہماری مسجد میں آکر نماز پڑھے تو ہمیں اس کو مسجد سے نکال دینا چاہئے یا نہیں؟

۶...... جیسے کہ ایک کافر کو مسلمان کرنے والے کو اللہ اجر دیتا ہے اسی طرح جو آدمی کسی کو کافر بننے کی ترغیب دے تو کیا وہ مسلمان رہ جاتا ہے؟

مطلب یہ ہے کہ صوفی اسلم نے اپنی بیوی کو مرزائیت کی طرف مائل کیا تو ایک مسلمان کو کافر ہونے کی ترغیب دینے سے جس پر عمل کر کے اس کی بیوی مرتد ہو گئی تو کیا صوفی اسلم جس کی ترغیب سے وہ عورت مرتد ہو گئی کیا وہ خود بھی کافر نہ ہو گیا؟

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت لدھیانوی صاحب اور دوسرے علماء کرام بھی مرزا مردود کو مرزا صاحب لکھتے اور کہتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ جس طرح ہم ابوجہل کو ابوجہل صاحب یا شداد صاحب۔ اسی طرح فرعون صاحب۔ نمرود صاحب اور مسیلمہ کذاب صاحب نہیں لکھتے تو پھر مرزا خبیث جو کہ گستاخی میں ان سب کفار کا سردار ہے اس کو مرزا صاحب کہہ کر کیوں مخاطب کیا اور لکھا جاتا ہے؟ اس کو بھی دوسرے کفار کی طرف صرف مرزا قادیانی ہی لکھا جائے۔

(رانا طارق محمود "جرمنی")

جواب...... مرزائیوں کے دونوں گروہ "قادیانی" اور "لاہوری" بالاتفاق کافر اور مرتد ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اسلام کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں بلکہ اسلام اور امت مسلمہ کے متوازی یہ ایک الگ دین اور الگ امت ہے جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ظاہری و باطنی سازشوں میں مصروف عمل ہیں ان کے ساتھ ہر قسم کے سماجی اور معاشرتی تعلقات ناجائز ہیں۔

چنانچہ صورت مسئولہ کے مطابق "صوفی محمد اسلم" نے اپنی بیوی کو لاہوری قادیانی ظاہر کر کے سیاسی پناہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے یہ کارروائی قرآن و سنت کی روشنی میں کفر ہے اس سے "صوفی محمد اسلم" اور اس کی "بیوی" دونوں کافر اور مرتد ہو گئے ہیں اب اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ الرجوع عن دین الاسلام الی الکفر سواء بالنیۃ اوبالفعل المکفر اوبالقول سواء قالہ استھزاء او عنادا" او اعتقادا" ...الخ

(الفقہ الاسلامی وادلتہ ج ۶ ص ۱۸۳)

الھازل اوالمستھزی اذاتکلم بکفر استخفافا" اواستھزاء اومزاحا" یکون کفرا" عندالکل وان کان اعتقادہ خلاف ذلک....

(فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۲)

وکذالوامر رجلا ان یکفر باللہ اوعزم علی ان یامرہ بالکفر وذلک رضی بالکفر والرضی بالکفر کفر سواکان یکفر نفسہ اویکفر غیرہ ...الخ

(الفقہ الاکبر ص ۱۵۳)

اذالقن الرجل رجلا کلمۃ الکفر فانہ یصیر کافرا وان کان علی وجہ اللعب وکذا اذاامر رجل امراۃ الغیر ان ترتد و تبین من زوجھا یصیر ھو کافرا ...الخ اذاعلم الرجل رجلا کلمۃ الکفر یصیر کافرا اذاعلمہ امرہ بالارتداد ...الخ

(فتاوی عالمگیری ص ۲۷۵ تا ۲۷۶)

۱ ۲ اب اگر یہ دونوں دوبارہ اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو ان کو چاہئے کہ وہ اعلان کریں کہ وہ قادیانی نہیں اور وہاں کی حکومت کو بھی اطلاع کردیں۔ اور سچی توبہ کرتے ہوئے "مرزا قادیانی" اور "چوہدری محمد علی" پر لعنت بھیجیں اور بصدق دل

باقی صفحہ ۲۷ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۳۱

۲۹ دسمبر ۱۹۹۵ء تا ۴ جنوری ۱۹۹۶ء

REGD. NO.SS-160

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

اداریہ ۴
امام مہدی کی تحقیق ۶
مرزا طاہر قادیانی کو دعوت مباہلہ ۸
قادیانیت۔ اسلام کے خلاف گھناؤنی سازش ۱۰
مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی ۱۳
جہاد کی تیاری اور جسمانی ورزش کی اہمیت ۱۷
تبخیر معدہ اور میرا تجربہ ۲۰
فوجی افسروں کی گرفتاری اور سرکاری موقف ۲۱

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائٹل ڈیزائنر
ارشد دوست محمد

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
ششماہی ۵۵
سہ ماہی ۳۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199

پبلشر: عبدالرحمن باوا | طابع: سید شاہد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

اداریہ

دہشت گردی و تخریب کاری ــــــ عواقب و نتائج

نسوانی حکومت کے دور اول سے پاکستان دہشت گردی اور فاصلہ ختم کریں تخریب کاری کے طوفان کی لپیٹ میں ہے۔ دور اول میں ہزاروں پیشہ ور مجرموں کو عام معافی کے نام پر جیلوں سے نکال کر معاشرے کے مختلف شعبوں پر مسلط کر دیا گیا تھا۔ اس اقدام کے نتیجے میں جرائم میں اضافہ ہونا ناگزیر تھا۔ پھر آپریشن کے نام پر ملک کے ایک بڑے حصے میں مظالم کے پہاڑ توڑے گئے۔ یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔ کچھ عرصہ سے دھماکہ خیز مواد کا استعمال جنونی صورت اختیار کر گیا ہے۔ مصری سفارت خانہ پر حملہ ہوا۔ حملہ آور بے خوف و خطر اسلام آباد کی سڑکوں پر بارود بھرا ٹرک دوڑاتے رہے۔ سڑکوں پر سیکورٹی کے ذمہ داروں کی دوربینیں بھی ان کو نہ دیکھ سکیں۔ پشاور میں درجنوں انسانوں کو بارود سے اڑا دیا گیا اور درجنوں کو معذوری کی زندگی پر مجبور کر دیا گیا۔ پشاور کا حادثہ اس علاقے میں پیش آیا جہاں اعلیٰ طبقے کے لوگ ہی شاپنگ کرتے ہیں اور پولیس کے علاوہ خفیہ ایجنسیوں کی نگرانی بڑی سخت ہوتی ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق بڑی تخریب کاری کی تیسیات بھی سرکاری علم میں آچکی تھیں۔ لیکن پھر بھی تخریب کار اپنے مقاصد پورے کر گئے ــــ آخر کیوں؟ ــــ اس کا جواب حکومتی سطح سے یہ دیا گیا کہ افغانستان کا سفارت خانہ بند کر دیا گیا ہے "را" کو اس کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ تفتیش کے رخ کو غیر ملکی تخریب کاروں کی تلاش پر لگا دیا گیا ہے۔ افغان اور عرب مسلمانوں پر زندگی تنگ کی جا رہی ہے۔

وزیر اعظم اپنے دور اول سے اب تک خفیہ و اعلانیہ بھارت سے دوستی کا ثبوت فراہم کرنے کی بھرپور کوشش میں مصروف ہیں۔ غالباً اسی کا اثر یہ ظاہر ہوا ہے کہ اب بھارت سے تجارت کو اولین حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ حکومت کے اہل کاروں نے بھارت سے تجارتی تعلقات بڑھانے کے سلسلے میں کسی بھی مخالفانہ دباؤ کو قبول نہ کرنے کا عندیہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں کھلے عام دے دیا ہے۔ ان حالات میں بھارت تخریب کاری کر کے موجودہ حکومت کے استحکام میں آخر کیوں مشکلات کھڑی کرے گا؟ افغان جہاد میں پاکستان کے کردار کو افغانی قدر کی نگاہ سے ہیں۔ افغان مسلمانوں کو احسان فراموش قرار دینا اس ذہنیت کی پیداوار ہے جو اپنا ذہنی رشتہ مغرب سے جوڑے ہوئے ہے۔ یہ ذہنیت مغرب خصوصاً امریکہ کے اشارہ ابرو پر اسلامی رشتے کی قطع و برید کے لئے ہمہ وقت چوکس رہتی ہے۔ امریکی قیادت میں مغرب پر یہ خوف طاری ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے مسلمانوں میں اسلامی رشتہ کی مضبوطی "نیو ورلڈ آرڈر" کے لئے پوری دنیا میں سد سکندری بن جائے گی۔ انہوں نے اس سد سکندری میں دراڑیں ڈالنے کی غرض سے ہمارے ناعاقبت اندیش حکمرانوں کو تفتیش کے اس رخ پر ڈال دیا ہے۔ مرزا طاہر کے گزشتہ ایک سال کے اعلانات جو پیشگوئیوں کی صورت میں کئے گئے اور کہوٹہ کی جاسوسی میں گرفتار قادیانیوں کی سرگرمیوں کے تناظر میں تفتیش کا رخ متعین کیا جائے تو ملک بھر میں دہشت گردوں اور تخریب کاروں کی کمین گاہوں کو تلاش کیا جا سکتا ہے اور وہ حکومتی ایوانوں میں قائم ہی نظر آئیں گی۔

ترکی میں اسلامی قوتوں کی کامیابی

بیسویں صدی کے آغاز پر یونانی یہودیوں کے "دینومیہ" قبائل نے مغربی گٹھ جوڑ کے ذریعہ عثمانی خلافت کو ختم کر کے مصطفیٰ کمال کی قیادت میں "جدید" ترکی کی بنیاد رکھی۔ مصطفیٰ کمال اور اس کے جانشینوں نے ترکوں سے "اسلامیت" کی ایک ایک علامت نوچ ڈالی۔ ظاہری زندگی انتہائی جبر کے ذریعہ مغرب کے رنگ میں ڈبو دی گئی اور عربیت کو رومن خط کی بھینٹ چڑھانے کی کوشش کی گئی۔ ترکوں نے کم و بیش پانچ سو سال تک اسلام کی عظمت کا پھریرا جرمنی کی سرحدوں تک

لڑایا اور بحیرہ روم کو یورپی قزاقوں کے سامنے سد سکندری بنائے رکھا۔ تقریباً" پون صدی سے انہی ترکوں کے کان قرآن کریم کی تلاوت اور اذان کے عربی الفاظ کی سماعت کو ترستے رہے۔ ۱۹۷۶ء میں ترکوں کو حج کی اجازت ملی تو جیسے بند ٹوٹ گیا اور ہزار ہا افراد حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے بتایا گیا کہ مسجد نبوی میں تلاوت کرنے والوں کے پاس ترک حاجی بیٹھ جاتے' تلاوت سنتے اور زار و قطار (اپنی محرومی پر) روتے رہتے۔ پہلے بھی ترکی میں احیائے اسلام کی کئی کوششیں ہو چکی ہیں' مگر فوج پر قابض یہودی ذہن نے ہر موقع پر ان کو کچل دیا۔ عدنان مندریز کی پھانسی کو کون بھول سکتا ہے ترکی کے موجودہ انتخابات میں نجم الدین اربکان کی رفاہ اسلامی پارٹی " احیائے اسلام " کے عنوان سے تمام پارٹیوں پر سبقت لے گئی ہے۔ میدان میں دو اسلام دشمن پارٹیوں کی مجموعی سیٹیں زیادہ بنتی ہیں۔ مغرب کے موضوعہ اصول جمہوریت کے تحت حکومت سازی کا پہلا حق اکثریتی پارٹی کو ہونا چاہئے لیکن مغربی ملکوں کی انتہائی کوشش ہے کہ باہم حریف دو پارٹیوں کو اسلام دشمنی کے نقطے پر اتحاد کر لینا چاہئے۔ اے کاش کہ جہاد کا بھولا ہوا سبق پھر سے ترکوں کو یاد ہو جائے اور عظمت رفتہ کی داستانیں رقم ہونے لگیں۔ یا اللہ العالمین اپنے بندوں پر رحم فرما' مسلمانوں کو ذوق و شوق جہاد عطا فرما اور "لذت آشنائی" سے سرفراز فرما۔ آمین ثم آمین

"اسلام دشمنی" ــــ حکمران طبقہ کی نئی حکمت عملی

پاکستان۔ بلاشبہ اسلام کا مضبوط ترین قلعہ ہے۔ افسوس کہ اسلام دشمن حکمران ہی اس قلعہ پر قابض رہے اور اسلام کو یہاں سے ختم کرنے کے لئے حکمت عملی تبدیل کرتے رہے۔ حکومتیں بدلتی رہیں لیکن ہر دور حکومت کا بطور جائزہ لیا جائے تو اس کی پالیسیوں کو ترتیب دینے والوں میں کوئی نہ کوئی قادیانی دماغ بیٹھا نظر آئے گا۔ پاکستان کی انتظامی مشینری اول روز سے جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے کنٹرول ہی میں رہی ہے۔ جب بھی یہ خطرہ لاحق ہوا کہ عوامی سطح سے ابھرنے والی قیادت ملک کی باگ ڈور سنبھال لے گی تو فوراً" فوجی قوت استعمال کر کے مارشل لاء کی باڑھ لگائی جاتی رہی۔ ایوب خاں کے مارشل لاء کے ذریعہ ۱۹۵۸ء کے آخر میں ہونے والے انتخابات کو روکا گیا۔ یحییٰ خان کے ذریعہ سیاسی بیداری پر قدغن لگائی گئی۔ بھٹو کو مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بنا کر مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے جرم کو چھپایا گیا اور ضیاء الحق کے مارشل لاء کے دوران اسلام دشمن قوتوں نے تحریک نظام مصطفیٰ کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے نئے عنوانات سے منظم ہونے کی کوشش کی۔ بہرحال اس مارشل لائی اکھاڑ پچھاڑ کا بنیادی نقطہ یہی نظر آتا ہے کہ برطانوی ہند میں انگریزوں کی وفاداری نباہنے والے طبقوں کی مراعات کو قائم و دائم رکھا جا سکے اور ملک کی زمام کار ان کے ہاتھ سے نکلنے نہ پائے۔ ان مراعات یافتہ طبقوں کو صرف اسلام ہی اپنا اصل حریف اور دشمن نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ جب بھی "اسلام" کا عملی نفاذ اس ملک میں ہوا' مسلمانوں سے غداری اور انگریزوں سے وفاداری کے صلے میں حاصل کردہ تمام مراعات اور جاگیروں کا حساب ان سے لیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ طبقے ہر ممکن طریقے سے اسلام کو اس ملک میں ختم کر دینے پر اپنی تمام تر صلاحیتیں اول روز سے صرف کر رہے ہیں۔ مختلف اوقات میں اسلام دشمن نظریات ابھارے گئے۔ غلام احمد پرویز' ڈاکٹر فضل الرحمن اور دیگر گمراہ گروہوں کی ہر طرح پشت پناہی کی گئی۔ اللہ نے اسلام کو قیامت تک محفوظ رکھنے کا خود وعدہ فرمایا ہے۔ یہ کام یقیناً" افراد اور اداروں سے لیا جاتا ہے۔ "بندوبست دوامی" کے تحت انگریزوں نے تمام دینی اداروں پر شب خون مارا تو علماء امت نے مسلمانوں سے چندہ لے کر دینی ادارے قائم رکھنے کی راہ اپنائی۔ یہی وجہ ہے کہ دینی اداروں کے قیام کا یہ انداز برصغیر ہند اور اس سے ملحقہ علاقوں میں موجود ہے۔ قیام پاکستان کے بعد یہی سلسلہ یہاں جاری ہے۔ تمام حکومتوں کی حکمت عملی ان دینی اداروں کے خلاف یہ رہی ہے کہ کسی طرح ان پر کنٹرول حاصل کیا جائے۔

اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہنود و یہود اور قادیانی لابی نے حکمرانوں کو نئی حکمت عملی سکھائی ہے۔ اخباری اطلاعات اور حکومتی اعلانات کے مطابق فوجی افسروں کو گرفتار کر کے پہلے مرحلہ میں ضابطہ کی خلاف ورزی قرار دیا گیا' دوسرے میں صرف انقلاب کی بات کی گئی اور تیسرے مرحلے میں "خونریز اسلامی انقلاب" کا باقاعدہ منصوبہ ان کی طرف منسوب کر کے مقدمہ بغاوت ان پر قائم کر کے جنرل کورٹ مارشل عدالت کا اعلان کر دیا گیا۔ چوتھے مرحلے میں وعدہ معاف گواہ تلاش کر کے مقتدر دینی شخصیتوں کا موہوم تعلق اس نام نہاد مقدمہ سے جوڑنے کی سازش کی گئی حالانکہ ان حضرات کے فرشتوں کو بھی شاید ایسے کسی منصوبے کا علم نہ ہو گا۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانچویں مرحلے میں ان مقتدر دینی شخصیتوں کو اس مقدمہ میں اپنی صفائی پیش کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس طرح تمام دینی اداروں کو یرغمال بنانے کا راستہ ہموار کیا جا سکے گا۔ مستقبل کا نقشہ کیا ہو گا کسی کو معلوم نہیں۔ پاکستان دوسرا افغانستان بن جائے گا یا یہاں مصر و الجزائر اور انڈونیشیا کا نقشہ ابھر آئے گا۔

اکرام الرحمٰن بن ولی الرحمٰن (مرحوم)

امام مہدی کی تحقیق

اہلسنت والجماعت کی نظر میں

"مہدی" کے لغوی معنی ہدایت یافتہ کے ہیں (عمدۃ القدیر ج ا ص ۳۶) اور جیسا کہ سنن ابن ماجہ کے ص ۳۰۰ کے حاشیہ نمبر ۱ پر امام نوویؒ کے حوالے سے لکھا ہے "من هداه الی الحق وغلبت علیه الاسمية ومنه مهدی آخر الزمان" اور مہدی کی جمع مهديين ہے کہ جس کا استعمال خلفاء راشدین کے لئے ہوا ہے جیسا کہ حدیث پاک کا جز ہے "علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين المهديين" (ابن ماجہ ص ۵) اور آج کل جو "مہدی" کا لفظ بولا جاتا ہے وہ اس مہدی کے ساتھ خاص ہے جن کا اسم گرامی محمد ہوگا اور والد کا نام عبداللہ اور مہدی ان کا لقب ہے۔ ان کے بارے میں احادیث حد تواتر تک پہنچ چکی ہیں اور صحیح ہیں۔ ابن خلدونؒ نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مہدیؓ کے بارے میں جو احادیث ہیں وہ صحیح ہیں چنانچہ فرماتے ہیں

"اعلم ان المشهور بين الكآفة من اهل الاسلام على ممر الاعصار انه لابدفی آخرالزمان من ظهور رجل من اهل البيت ويوءيد الدين ويظهر العدل ويتبعه المسلمون ويستولی على الممالک الاسلاميه ويسمی بالمهدی ويكون خروج الدجال ومابعده من اشراطا لساعة الثابتة فی الصحيح على اثره وان عيسى ينزل من بعده فيقتل الدجال اوينزل معه فيساعده على قتلہ ویاتم بالمهدی فی صلاته" (مقدمہ ابن خلدون ص ۳۱۱)

ترجمہ: "جاننا چاہئے کہ تمام اہل اسلام کے درمیان ہر دور میں یہ بات مشہور رہی ہے کہ آخری زمانے میں اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور ضروری ہے جو دین کی تائید کرے گا۔ عدل قائم کرے گا اور مسلمان اس کی پیروی کریں گے اور تمام ممالک اسلامیہ پر اس کا تسلط ہوگا۔ اس کا نام مہدی ہے اور دجال کا خروج اور اس کے بعد کی وہ علامات قیامت جن کا احادیث صحیحہ میں ذکر ہے ظہور مہدی کے بعد ہوں گی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام ظہور مہدی کے بعد نازل ہوں گے۔ پس دجال کو قتل کریں گے یا مہدی کے زمانے میں نازل ہوں گے۔ پس حضرت مہدیؓ قتل دجال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفیق ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز میں حضرت مہدی کی اقتدا کریں گے۔"

لیکن گمراہ کن فرقوں نے اپنے اپنے مذہبوں کے ساتھ خاص کر لیا ہے کہ امام مہدی ہم لوگوں میں سے ہیں چنانچہ فرقہ روافض کا کہنا ہے کہ:

"مہدی منتظر ۲۵۵ھ میں جناب حسن عسکریؒ کے یہاں نرجس خاتونؒ کے بطن سے ولادت ہو چکی ہے اور وہ حسن عسکریؒ کی رحلت کے فوراً بعد پانچ سال کی عمر میں حکمت خداوندی سے غائب ہو گئے اور اس غیبت میں اپنے نائبین' حاجزین' سفرا' وکلاء کے ذریعہ خمس وصول کرتے' لوگوں کے احوال دریافت کر کے حسب ضرورت ہدایات' احکامات دیتے رہتے ہیں اور انھیں کے ذریعہ اس دنیا میں اصلاح وخیر کا عمل جاری ہے"

حالانکہ یہ بالکل لغو اور باطل ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

تیسری صدی کے بعد بہت سے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ برصغیر ہند میں مہدی جونپوری نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے ماں باپ کے نام تک تبدیل کر دیئے۔ چودھویں صدی ہجری میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ایسا ہی عجیب ناٹک رچایا اور مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا پھر مسیح موعود بھی بن بیٹھا اور آخر میں ظلی بروزی نبوت کی سیڑھی لگا کر ختم نبوت کا انکار کر کے بزعم خود ہونے کا دعویدار بن گیا مرزا کے ان متضاد دعووں کا ایک اثر یہ ہوا کہ مرزائیوں کے دو بڑے گروہ لاہوری اور قادیانی بھی فیصلہ نہیں کر پائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی تھا یا نبی؟ یا مہدی بھی تھا اور نبی بھی؟

اس بارے میں اہلسنت والجماعت کا عقیدہ احادیث صحیحہ کے بالکل عین مطابق ہے اور امام مہدیؓ کے بارے میں کثرت سے احادیث ہیں جن کا رتبہ اور مرتبہ حد تواتر تک پہنچ گیا ہے چنانچہ ترمذی شریف کی حدیث ہے:

"عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص پورے عرب کا بادشاہ بنے گا اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا" (ترمذی ج ۲ ص ۴۶)

اور اس باب میں حضرت علیؓ' ابو سعید الخدریؓ' ام سلمہؓ' ابو ہریرہؓ' ثوبانؓ' انس بن مالک اور عبداللہ بن الحارث وغیرہ بہت سے صحابہ کرام سے بھی روایات ہیں ابن ماجہ میں روایت ہے:

"حضرت علیؓ نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا اللہ اس کو ایک رات میں (خلافت) کے لئے صلاحیت دے دے گا" (ابن ماجہ ص ۳۱۰)

"ام سلمہؓ نے فرمایا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ مہدی میرے خاندان سے ہوگا فاطمہؓ کی اولاد سے ہوگا" (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۷۰)

سنن ابوداؤد میں حدیث شریف ہے:

"ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی مجھ سے ہوگا پیشانی پر بال ہوں گے لمبی ناک ہوگی زمین کو انصاف سے بھردے گا جیسا کہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھرگئی ہوگی اور سات سال تک حکومت کرے گا" (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۲)

اس بارے میں اتنی کثیر احادیث وارد ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؓ کے متعلق روایات حد تواتر تک پہنچ گئی ہیں

امام مہدیؓ کے بارے میں اہلسنت والجماعت کا عقیدہ:

حضرت مہدیؓ کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے جو کچھ فرمایا اور جس پر اہل حق کا اتفاق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حضرت فاطمہ الزہراؓ کی نسل سے ہوں گے اور نجیب الطرفین سید ہوں گے ان کا نام محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ جس طرح سیرت میں بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح وہ شکل وشباہت اور اخلاق و شمائل میں آنحضرت ﷺ کے مشابہ ہوں گے۔ وہ نبی نہیں ہوں گے نہ ان پر وحی نازل ہوگی نہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے نہ ان کی نبوت پر لوگ ایمان لائے گا کفار سے ان کی خونریز جنگیں ہوں گی ان کے زمانے میں کانے دجال کا خروج ہوگا اور وہ لشکر دجال کے محاصرے میں گھر جائیں گے ٹھیک نماز فجر کے وقت دجال کو قتل کرنے کے لئے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور فجر کی نماز حضرت مہدیؓ کی اقتداء میں پڑھیں گے نماز کے بعد دجال کا رخ کریں گے وہ لعین بھاگ کھڑا ہوگا حضرت عیسیٰؑ اس کا تعاقب کریں گے اور اسے باب لد پر قتل کردیں گے دجال کا لشکر تہ تیغ ہوگا اور یہودیت و نصرانیت کا ایک ایک نشان مٹادیا جائے گا۔

یہ ہے وہ عقیدہ جس کے آنحضرت ﷺ سے لے کر تمام سلف صالحین' صحابہ و تابعینؒ اور ائمہ مجتہدین و مجددین معتقد رہے ہیں۔

مزید یہ کہ امام مہدیؓ کے آنے کا کوئی وقت مقرر نہیں کہ چودھویں صدی میں آئیں گے یا کب آئیں گے اور اس کا متعین وقت قرآن و حدیث میں کہیں نہیں ہے البتہ احادیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ ان کا ظہور قیامت کی ان بڑی علامتوں کی ابتدائی کڑی ہے جو بالکل قرب قیامت میں ظاہر ہوں گی اور ان کے آنے کے بعد قیامت کے آنے میں زیادہ وقفہ نہیں ہوگا۔

حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ مہدی کی پیدائش و تربیت مدینہ طیبہ میں ہوگی۔ مکہ مکرمہ میں ان کی بیعت و خلافت ہوگی اور بیت المقدس ان کی ہجرت گاہ ہوگا۔

اب رہا یہ سوال:

کہ جب امام مہدیؓ آئیں گے تو ان کی نشانیاں کیا ہوں گی؟ اس وقت کیا نشان ظاہر ہوں گے؟ جس سے ظاہر ہو کہ امام مہدیؓ آگئے ہیں۔

تو اس کے متعلق حضرت ام سلمہؓ کی حدیث نقل کی جاتی ہے کہ وہ حضور ﷺ کا قول نقل کرتی ہیں کہ

"ایک خلیفہ کی موت پر (ان کی جانشینی کے مسئلہ پر) اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص بھاگ کر مکہ مکرمہ آجائے گا (یہ مہدیؓ ہوں گے اور اس اندیشہ سے مکہ مکرمہ بھاگ کر آجائیں گے کہ کہیں ان کو خلیفہ نہ بنادیا جائے) مگر لوگ ان کے انکار کے باوجود ان کو خلافت کے لئے منتخب کریں گے چنانچہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان (بیت اللہ شریف کے سامنے) ان کے ہاتھ پر لوگ بیعت کریں گے"

"پھر ملک شام سے ایک لشکر ان کے مقابلے میں بھیجا جائے گا لیکن یہ لشکر "بیداء" نامی جگہ میں جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا پس جب لوگ یہ دیکھیں گے تو (ہر خاص و عام کو) دور دور تک معلوم ہوجائے گا کہ یہ مہدیؓ ہیں۔

چنانچہ ملک شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کریں گی پھر قریش کا ایک آدمی جس کی ننھیال بنو کلب میں ہوگی آپ کے مقابلے میں کھڑا ہوگا پ بنو کلب کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجیں گے وہ ان پر غالب آئے گا اور بڑی محرومی ہے اس شخص کے لئے جو بنو کلب کے مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر حاضر نہ ہو۔ پس حضرت مہدیؓ خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں میں ان کے نبی ﷺ کی سنت کے موافق عمل کریں گے اور اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا (یعنی اسلام کو استقرار نصیب ہوگا) حضرت مہدیؓ سات سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے"

(یہ حدیث مشکوٰۃ شریف ص ۴۷۱ پر ابوداؤد کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور امام سیوطیؒ نے العرف الوردی فی اخبار المہدی ص ۵۹ پر اس کو ابن ابی شیبہ' احمد' ابوداؤد' ابو یعلی اور طبرانی کے حوالے سے نقل کیا ہے)

پس جس شخص میں یہ صفات پائی جائیں وہ برحق امام مہدی آخر الزماں ہے اس کے علاوہ جو مہدی ہونے کا دعویٰ کرے جیسا کہ بہت سے زندیقوں نے کیا ہے تو وہ سب مردود اور فاسق ہیں ان کی اتباع نہ کی جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

امیر علی قریشی مہاجر مدنی

مرزا طاہر قادیانی کو دعوت مباہلہ

ہوش سے کہتا ہے ساقی ہم کو بیگانہ کے
چپ نہیں رہتے کہ ہم ہے راز یگانہ کے

اللہ تعالیٰ شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے بنی نوع انسان کو پیدا فرمایا' حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام بنی آدم کے سب سے پہلے باپ بھی تھے اور اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے نبی بھی تھے' حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی نسل چلتی رہی' قوموں اور قبائل سے زمین آباد ہوتی گئی۔ ان کی ہدایت کے لئے ہمیشہ انبیاء کرام علیہم السلام آتے رہے۔ سب سے آخر میں سید المرسلین خاتم الانبیاء حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے' آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سب سے آخری نبی ہیں' سورۃ الاحزاب میں اس کا اعلان فرمایا' (ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) " محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں"

یہ اعلان تو قرآن مجید میں ہے اور متعدد احادیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر نبوت ختم کردی گئی اور میرے بعد پھر کوئی نبی نہیں ہے۔ آپ ﷺ پر قرآن پاک نازل ہوا اس میں انسانی کے لئے اہم ہدایات ہیں عبادات کا حکم ہے' احکام اخلاق' آداب ہیں' زندگی گزارنے کے طریقے بتائے ہیں حق و باطل کو بالکل واضح کردیا ہے اور جو اس میں اجمال ہے اس کی تفصیلات احادیث شریفہ میں واضح طور پر وارد ہوئی ہیں' رسول اللہ ﷺ کا قول اور فعل بھی حجت شرعیہ ہے' قرآن مجید میں فرمایا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی) رسول اللہ ﷺ نے توحید کی دعوت دی کفر و شرک کی مذمت کی اور اس کے وبال اور عذاب سے باخبر فرمایا۔ آپ ﷺ کی محبت سے صحابہ کرام کی بڑی بھاری جماعت وجود میں آگئی۔ ان حضرات کے بارے میں سورۃ توبہ میں فرمایا۔ (والسابقون الاولون من المھاجرین و الانصار الذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ) اور سابقین اولین جو مہاجرین اور انصار میں ہیں' اور جن لوگوں نے اچھے طریقے سے ان کا اتباع کیا اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ ان سے راضی ہوئے) اس آیت میں حضرات صحابہ کی اور جو ان کی راہ پر چلیں ان کی تعریف بھی فرمائی' اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تہتر فرقے ہوجائیں گے ان میں سے صرف ایک فرقہ نجات پائے گا اور باقی سب فرقے دوزخ میں ہوں گے' صحابہؓ نے عرض کیا وہ ایک فرقہ کون سا ہے جو نجات پائے گا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ فرقہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہے۔ (مشکوۃ صفحہ ۳۰) جو لوگ مسلمان ہونے کے مدعی ہیں ان میں بہت فرقے سے ہوگئے۔

کچھ لوگ جماعت احمدیہ کے نام سے اپنا تعارف کراتے ہیں' یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقد ہیں اسے نبی مانتے ہیں' قرآن کی آیت جو اوپر مذکور ہوئی جس میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین بتایا ہے' اس کے صاف اور صریح ڈھٹائی کے ساتھ منکر ہیں' یہ کیسی عجیب بات ہے کہ قرآن پاک کے بھی منکر ہیں' پھر بھی مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے' پہلے تو علماء کرام کو یہ لوگ کہتے تھے کہ ان کا کام ہی کافر بنانا ہے حالانکہ علماء کسی کو کافر بناتے نہیں' جس عقیدہ سے انسان خود کافر ہوجاتا ہے اس کا کفر ہونا بتاتے ہیں کسی کو کافر بناتے نہیں ہیں۔ جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا جس میں علماء کی تعداد تو کم تھی زیادہ تر دوسرے ہی ممبران تھے اور ہر طبقہ سے تعلق رکھتے تھے انگریزی دان بھی تھے' وکلاء بھی تھے سندھی بھی تھے' پنجابی بھی تھے سرحدی بھی اور بلوچ بھی' تو یہ بات تو ختم ہوگئی کہ صرف مولوی لوگ انہیں کافر کہتے ہیں' اتنی بڑی تعداد کے ارکان اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا لیکن پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ بتایئے! اس ڈھٹائی کا کیا علاج ہے؟ جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا تو مرزا طاہر نے پاکستان چھوڑ کر انگلینڈ کو اپنا مرکز بنالیا اور اسی کا نام ہجرت قرار دے دیا۔ ہجرت تو دارا لکفر سے دارالاسلام کا نام ہے' مرزائیوں کے نزدیک دارالمسلمین سے دارا لکفار جانے کا نام ہجرت ہوگیا' مرزا طاہر نے ایک بیان میں کہا کہ پاکستان سے آنے کے بعد ستاون ملکوں میں قادیانی مذہب داخل ہوچکا ہے' خود تو کافر ہیں ہی مختلف ممالک میں مسلمانوں کے دلوں سے ایمان

لڑ جتے کے لئے سفر بھی کرتے ہیں مال بھی خرچ کرتے ہیں' خود تو دوزخ میں جانے کا ارادہ کر ہی رکھا ہے شیطان کی طرح مسلمانوں کو کافر بنا کر اپنے ساتھ دوزخ میں لے جانے کی کوشش شروع کر رکھی ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ انکی یہ کوششیں مسلمانوں ہی میں ہیں ہندوؤں میں اور نصاریٰ میں اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کرتے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ان کا مقصد مسلمانوں کو کافر بنانا ہے' جو لوگ پہلے سے کافر ہیں انہیں کفر پر ڈالنا ان کے مقاصد کے خلاف ہے' خود بھی کافر' یہود و نصاریٰ اور ہندو بھی کافر' پھر کیا ضرورت ہے کہ اپنے مذہب کی تبلیغ کریں' چونکہ مرزا قادیانی سے نصاریٰ ہی نے نبوت کا دعویٰ کروایا تھا اس لئے اپنا مسلک پھیلانے میں بھی نصرانی مشنریوں کی تقلید کرتے ہیں' عورت یا مال کا لالچ دے دیا' ہسپتال قائم کر دیئے' اسکول کھول دیئے' جو دین دنیاوی لالچ دے کر پھیلایا جائے بھلا وہ بھی کوئی دین ہے' چونکہ حق اور حقیقت سے خالی ہیں اس لئے اہل باطل ہی طریقے اختیار کرتے ہیں' پھر نصاریٰ سرپرست ہیں ان سے بہت زیادہ روابط ہیں' اور یہودیوں سے بھی جوڑ ہے' اسی وجہ سے تل ابیب میں بھی قادیانیوں کا مرکز ہے' یہ عجیب بات ہے کہ قادیانیوں کا سارا نزلہ قرآن پر ایمان لانے والوں پر ہی ہے اور انہیں سے دشمنی ہے' اگر یہ لوگ قادیانی کو نبی نہیں مانتے تو یہود و نصاریٰ بھی تو نہیں مانتے لیکن ان سے کوئی دشمنی نہیں' ان کے بغل میں گھسے ہوئے ہیں' اور اب تو انڈیا کی حکومت نے بھی نئی دہلی میں قادیانیوں کو بہت بڑی زمین دے کر نواز دیا ہے' یہود و نصاریٰ کے بعد ہندوؤں سے بھی جوڑ لگ ہی گیا۔ جو لوگ قرآن اور خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کے منکر ہیں قادیانی ان لوگوں سے ہی اپنا جوڑ لگاتے ہیں۔ اور انہی سے ان کی دوستی ہے' ہر آدمی غور کر سکتا ہے کہ اس کے اندر کون سا راز پوشیدہ ہے۔

احقر نے مرزا قادیانی کو مباہلہ کا نوٹس دیا تھا۔ اس کے پریس ریلیز سے اخبارات میں شائع ہوا کہ امیر علی قریشی ایک مجنون آدمی ہے اور یہ مباہلہ کا مفہوم بھی نہیں جانتا' میں نے جواب دے دیا تھا' اگر میں مباہلہ کا مطلب نہیں جانتا تو آپ ہی بتا دیں اور اسی کے مطابق مباہلہ کر لیں' اس وقت تو انہیں سانپ سونگھ گیا' اب جب مولانا منظور احمد چنیوٹی اور دیگر علماء کرام نے مباہلہ کی دعوت دی اور وہ ہائیڈ پارک لندن تاریخ مقررہ پر گھنٹوں انتظار کرتے رہے تب بھی مرزائی مقابلہ میں نہ آئے۔ اور ایک عجیب پلٹا کھایا اور وہ یہ کہ مباہلہ اس کا نام ہے کہ ہر فریق اپنی جگہ اللہ سے دعا کرلے حالانکہ یہ قرآن مجید کے خلاف ہے' قرآن کریم نے رسول ﷺ کو یہ فرمایا "فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم و نساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم" کہ آجاؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور اپنی جانوں کو بلالیں۔ "ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین" پھر ہم اللہ سے دعا کریں پس جھوٹوں پر اللہ کی لعنت' اس میں جو تعالوا فرمایا ہے کہ "آجاؤ" اس میں دونوں فریقوں کے جمع ہونے کا تذکرہ ہے پھر الگ الگ دونوں فریقوں کا دعا کرنے کا کیا مطلب ہوا؟ سچ ہے کہ ملحد اور زندیق کا کوئی دین و مذہب نہیں۔ جس نے قرآن کریم کی تصریح کے باوجود (جس میں سیدنا محمد ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے) مرزا کو نبی مان لیا ہے' اس سے کیا بعید ہے کہ وہ قرآن کریم کے معانی و مفاہیم کو بدل دے۔ جو قرآن کریم پر ایمان لاتا ہے وہ تو ہر بات میں قرآن مجید کی طرف دیکھتا ہے کہ قرآن مجید میں کیا فرمایا ہے' اور جو شخص قرآن مجید کی ایک آیت سے بھی منحرف ہو گیا وہ تو کافر ہی ہو گیا۔ اب اس کو جان بوجھ کر دوزخ میں جانا ہی ہے تو اسے اس کا کیا ڈر ہے کہ کسی بھی آیت کا مفہوم بدل دے یا ترجمہ غلط کر دے۔

جو لوگ مرزا طاہر کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ قادیانی مذہب کے شعبوں کے ذمہ دار ہیں' پریس ریلیز کے معتقد ہیں اور روئے زمین پر جتنے قادیانی ہیں یہ سب لوگ اپنی آخرت کی فکر کریں اور سوچیں کہ کیا قرآن کے خلاف ختم نبوت کا عقیدہ رکھنے سے کفر عائد نہیں ہوتا؟ اور کیا اس کا نتیجہ دوزخ کا داخلہ نہیں ہے؟

اس حقیر دنیا اور چند روزہ زندگی کی غرض سے کیوں دوزخ کے دائمی عذاب میں جانے کے لئے تیار ہیں؟

دلائل سے مباحثہ اور مناظرہ سو سال سے علماء کر رہے ہیں' میں نے تو یہی کیا تھا کہ مرزا طاہر مجھ سے آنکھ ملالے اور اپنا حشر دیکھ لے میں اپنے اس وعدے اور مباہلے پر ہر وقت قائم ہوں' جب چاہے جہاں چاہے مجھ سے مباہلہ کرلے' تف ہے قادیانیوں پر کہ وہ اپنے امام فرار بھی دیکھتے ہیں' پھر بھی قادیانیت سے توبہ نہیں کرتے۔ اگر مرزا طاہر کو اپنے دادا کی نبوت کا پختہ یقین ہے تو میرے سامنے کیوں نہیں آتا۔ (فھل من مدکر)

مرزا قادیانی اپنی جھوٹی نبوت کے لئے پیشین گوئیوں کا سہارا لیا کرتا تھا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو چیلنج کیا کہ تیری ایک پیشن گوئی بھی سچی نہیں۔ وہ اپنی پیشین گوئیاں سچی کر دکھانے کے لئے سامنے نہ آسکا۔ اب اسی طرح کبھی کبھی مرزا طاہر کی طرف سے بھی پیشین گوئیاں شائع ہوتی رہتی ہیں' جو اپنی جماعت کو مطمئن رکھنے کے لئے پریس میں آتی ہیں' اب یہ پیش گوئی شائع ہوتی ہے کہ خداوند کریم کی بڑی پکڑ پاکستان پر آنے والی ہے' اول تو یہ کوئی پیش گوئی نہیں ہے یہ آنکھوں دیکھی بات ہے لڑائی اور مار دھاڑ یہ وہاں پہلے سے ہی جاری ہے یہ پیش گوئی ایسی ہے کہ فلاں شخص کو دو گھنٹے کے بعد بھوک لگے گی اور چھ گھنٹے کے بعد نیند آئے گی' یہ پیش گوئی تو ہر شخص کر سکتا ہے۔

مرزا طاہر کا یہ بھی کہنا ہے کہ میں نے ضیاء الحق کو خبردار کیا تھا کہ تیرے ٹکڑے ہو جائیں گے یہ بھی

باقی صفحہ ۱۴ پر

محمد یعقوب خانپوری
تخصص فی الفقہ دارالافتاء ختم نبوت کراچی

قادیانیت اسلام کے خلاف گھناؤنی سازش

ایک مغالطہ

بعض لوگ قادیانیت کے بارے میں ایک غلط فہمی کا شکار ہوگئے وہ سمجھے کہ مسلمانوں کے درمیان دینی و علمی اختلافات پر مبنی مکاتب فکر میں سے قادیانیت بھی ایک دینی و علمی اختلافات رائے پر مبنی ایک خاص مکتب فکر ہے اور اس کے پیرو امت مسلمہ کے مذہبی فرقوں اور جماعتوں میں سے ایک مذہبی فرقہ اور جماعت ہیں۔

لیکن قادیانیت کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کرنے سے یہ غلط فہمی یا خوش گمانی دور ہو جاتی ہے اور ایک منصف مزاج شخص اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ قادیانیت ایک مستقل مذہب اور قادیانی ایک مستقل ملت ہیں جو دین اسلام اور ملت اسلامیہ کے بالکل متوازی چلتے ہیں۔

چنانچہ مرزا بشیر الدین محمود کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں آپ نے فرمایا:

"یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند اور مسائل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات رسول کریم ﷺ' قرآن' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک جز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے"

(خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین محمود مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۳ جولائی ۱۹۳۱ء)

اور یہ کہ حضرت خلیفہ اول نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے۔

(حوالہ ایضاً" مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء)

قادیانیت کا اسلام کے ساتھ تقابل

قادیانی مذہب' اسلام کے دینی نظام اور زندگی کے ڈھانچہ کے مقابلہ میں ایک نیا دینی نظام اور زندگی کا نیا ڈھانچہ پیش کرتی ہے۔ انفرادیت اور تقابل کا یہ رجحان قادیانیت کے اندر شروع سے کام کر رہا ہے اور اب وہ بلوغ و پختگی کے اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ قادیانی اصحاب بے تکلفی اور سادگی کے ساتھ اسلامی شعائر و مقدسات کے ساتھ قادیانی شعائر اور مقدسات کا مقابلہ کرتے ہیں اور ان کا ہم پلہ اور مساوی قرار دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسلام کے دینی نظام میں جو مرکزیت و مقام حاصل ہے وہ ظاہر ہے لیکن قادیانی مرزا صاحب کے رفقاء اور ہم نشینوں کو صحابہ رسول ہی کا درجہ دیتے ہیں۔ ایک قادیانی ذمہ دار اس ذہنیت کی اس طرح ترجمانی کرتا ہے۔ ان دونوں گروہوں (صحابہ کرام اور رفقائے مرزا غلام احمد) میں تفریق کرنی یا ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک نہیں۔ یہ دونوں فرقے درحقیقت ایک ہی جماعت میں ہیں۔ صرف زمانہ کا فرق ہے۔ وہ بعثت اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں اور یہ بعثت ثانیہ کے۔

(الفضل ۲۸ مئی ۱۹۱۸ء)

اسی طرح وہ مرزا غلام احمد کے مدفن کو مرقد رسول ﷺ اور گنبد خضرا کا مماثل و شبیہ بتاتے ہیں "الفضل" نے دسمبر ۱۹۲۲ء کی اشاعت میں قادیان کے شعبہ تربیت کا یہ بیان شائع کیا تھا جس میں ان شرکائے جلسہ کی دینی بے حسی اور بدذوقی کی شکایت کرتے ہوئے جو قادیان حاضر ہونے کے باوجود مرزا کے مدفن پر حاضری نہیں دیتے کہا گیا ہے:

کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان دارالامان میں آئے اور دو قدم چل کر مقبرہ بہشتی میں حاضر نہ ہو۔ اس میں وہ روضہ مطہرہ جس میں اس خدا کے برگزیدہ کا جسم مبارک مدفون ہے جسے افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا اور جس کی نسبت حضرت خاتم النبیین نے فرمایا یدفن معی فی قبری اس اعتبار سے گنبد خضرا کے انوار کا پورا پورا پرتو اس گنبد بیضاء پر پڑ رہا ہے اور آپ گویا ان برکات سے حصہ لے سکتے ہیں جو رسول کریم ﷺ کے مرقد منور سے مخصوص ہیں' کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو احمدیت کے حج اکبر میں اس تمتع سے محروم رہے۔

(الفضل جلد نمبر ۱۰ نمبر ۴۸)

قادیانی اصحاب اعتقاد رکھتے ہیں کہ "قادیان" مقدس مقامات میں سے ایک اہم ترین اور عظیم ترین مقام ہے اور وہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ساتھ قادیان کا نام لینا ضروری سمجھتے ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ ہم مدینہ منورہ کی عزت کرکے خانہ کعبہ کی ہتک کرنے والے نہیں ہو جاتے' اسی طرح ہم قادیان کی عزت کرکے

مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کی توہین کرنے والے نہیں ہوسکتے خدا تعالیٰ نے ان تینوں مقامات کو مقدس کیا اور ان تینوں مقامات کو اپنی تجلی کے اظہار کے لئے چنا۔ (تذکرہ یعنی مجموعہ وحی مقدس صفحہ ۳۴۵ تا ۳۴۶)

خود مرزا غلام احمد نے قادیان کو سرزمین حرم سے تشبیہ و تمثیل دی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

ان سب بیانات اور قادیان کے بارے میں جو اعتقادات کا منطقی اور طبعی نتیجہ ہی ہونا چاہئے تھا کہ اس کے لئے شدر حال کرکے سفر کرنے اور وہاں سال بسال حاضری ہونے کو حج ہی کا سا ایک مقدس عمل بلکہ ایک طرح کا حج سمجھا جانے لگے۔ چنانچہ قادیانیت کے رہنماؤں اور ذمہ داروں نے سفر قادیان کو ظلی حج کا لقب دیا ہے۔ اسی بناء پر ایک قادیانی لیڈر نے کہا کہ

جیسے احمدیت کے بغیر پہلا یعنی حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے۔ اسی طرح اس حج ظلی کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک حج رہ جاتا ہے کیونکہ وہاں پر آج کل کے حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔

(پیغام صلح جلد ۲۱' نمبر ۲۲)

انفرادیت کا رجحان اور ایک مستقل دین اور نئی تاریخ کے آغاز کا احساس اتنا بڑھ گیا کہ قادیانی حضرات نے اپنی نئی تقویم کی بنیاد ڈال دی اور سال کے مہینوں کے نئے ناموں سے تاریخ لکھنے لگے۔ قادیانیت کے سرکاری ترجمان "الفضل" میں مہینوں کے جو نام چھپتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں

صلح' تبلیغ' امان' شہادت' ہجرت' احسان' وفا' ظہور' تبوک' اخاء' نبوت' فتح۔

ہندو مذہب نے قادیانیت کا خیر مقدم کیا

ان مذہبی تصورات اور انفرادیت کے رجحانات کا نتیجہ یہ ہے کہ مذہب و تحریک قادیانیت کا دینی' روحانی و سیاسی مرکز بجائے جزیرۃ العرب اور مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے (جو اسلام کا گہوارہ و سرچشمہ اور ابدی مرکز ہیں) قادیان بننے لگا جو اس نئے مذہب و تحریک کے ظہور اور نشوونما کا مرکز ہے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ قادیانیت اور اس کے پیروؤں کی وابستگی عرب و حجاز سے روز بروز کم ہوتی چلی گئیں اور اس کی دلچسپیاں اور توجہات ہندوستان تک محدود ہونے لگیں جس کی سرزمین سے یہ بدعت و تحریک اٹھی۔

قادیانیت کے اس مزاج اور اس کے اس رخ کا ہندوستان کے ان قوم پرستوں نے پرجوش خیر مقدم کیا جن کو ہندوستان کے مسلمانوں سے یہ پرانی شکایت ہے کہ ان کی اصل وابستگی سرزمین حجاز سے ہے اور وہ ہمیشہ عرب کی طرف دیکھتے ہیں اس عنصر کے نزدیک ہندوستانی قومیت کے لئے یہ بات تشویش اور انتشار کا باعث ہے کہ ملک کی آبادی کا ایک اہم اور کثیر التعداد عنصر ایک بیرونی ملک سے روحانی و قلبی تعلق رکھے اور اس کا دینی مرکز' اس کی روحانی شخصیتیں' اس کے مقامات مقدسہ اور اس کا عزیز ترین تاریخی سرمایہ ہندوستان کے بجائے کسی اور ملک یا حصہ زمین میں ہو۔ ہندوستان کے اس قوم پرست عنصر نے قادیانیت کا اس حیثیت سے پرجوش استقبال کیا کہ وہ ایک خالص ہندوستانی تحریک ہے اور اس کا مرکز ہندوستان ہے اس عجمی تصور کے متعلق شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال مرحوم نے پروفیسر الیاس برنی کے نام اپنے (درج ذیل) ایک خط میں قادیانی تحریک کو عجمی سازش قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

جناب پروفیسر صاحب

السلام علیکم

آپ کی کتاب "قادیانی مذہب" کی نئی ایڈیشن جو آپ نے بکمال عنایت ارسال فرمائی ہے۔ مجھے مل گئی ہے۔ جس کے لئے بے انتہا شکر گزار ہوں۔ میں نے سید نذیر نیازی ایڈیٹر "طلوع اسلام" سے سنا ہے کہ یہ کتاب بہت مقبول ہو رہی ہے آپ کی محنت قابل داد ہے کہ اس سے عامۃ المسلمین کو بے انتہا فائدہ پہنچا ہے اور آئندہ پہنچتا رہے گا۔

اب ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے جو آپ کے ذاتی افکار کا نتیجہ ہو۔ آپ کے قلم سے مسلمان ایسی توقع رکھنے کا حق رکھتے ہیں۔ قادیانی تحریک یا یوں کہئے کہ بانی تحریک کا دعویٰ مسئلہ بروز پر مبنی ہے۔ مسئلہ مذکورہ کی تحقیق تاریخی لحاظ سے ازبس ضروری ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ مسئلہ عجمی مسلمانوں کی ایجاد ہے اور اصل اس کی آرین ہے۔ نبوت کا سامی تخیل اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہے میری رائے ناقص میں اس مسئلہ کی تاریخی تحقیق قادیانیت کا خاتمہ کرنے کے لئے کافی ہوگی۔

محمد اقبال

ایک ہندو اخبار نے ایک ہندو ڈاکٹر شنکر داس کا مضمون شائع کیا جس میں مضمون نگار نے بڑی خوبی کے ساتھ اس عنصر کی ترجمانی کی ہے اور اس تبدیلی کو بیان کیا ہے۔ انہوں نے اس نکتہ کو سمجھنے میں بڑی ذہانت کا ثبوت دیا ہے کہ قادیانیت ایک اسلامی فرقہ نہیں بلکہ ایک مستقل مذہب اور ایک متوازی قوم ہے جو خالص ہندوستانی بنیادوں پر ایک نئے مذہب اور ایک معاشرہ کی تعمیر کرتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

سب سے اہم سوال جو اس وقت ملک کے سامنے درپیش ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اندر کسی طرح قومیت کا جذبہ پیدا کیا جائے کبھی ان کے ساتھ سودے' معاہدے اور پیکٹ کئے جاتے ہیں۔ کبھی لالچ دے کر ساتھ ملانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ ہندوستانی مسلمان اپنے آپ کو ایک الگ قوم تصور کئے بیٹھے ہیں اور وہ دن رات عرب کے ہی گیت گاتے ہیں۔ اگر ان کا بس چلے تو وہ ہندوستان کو بھی عرب کا نام دے دیں۔ اس تاریکی میں' اس مایوسی کے عالم میں ہندوستانی

قوم پرستوں اور محبان وطن کو ایک ہی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے اور وہ آشاکی جھلک احمدیوں کی تحریک ہے۔ جس قدر مسلمان احمدیت کی طرف راغب ہوں گے وہ قادیان کو اپنا مکہ تصور کرنے لگیں گے اور آخر میں محب ہند اور قوم پرست بن جائیں گے۔ مسلمانوں میں احمدیہ تحریک کی ترقی ہی عربی تہذیب اور پان اسلامزم کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ آؤ ہم احمدیہ تحریک کا قومی نگاہ سے مطالعہ کریں۔ پنجاب کی سرزمین میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی اٹھتا ہے اور مسلمانوں کو دعوت دیتا ہے کہ اے مسلمانو! خدا نے قرآن میں جس نبی کے آنے کا ذکر کیا ہے وہ میں ہی ہوں آؤ میرے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ اگر نہیں آؤ گے تو خدا تمہیں قیامت کے روز نہیں بخشے گا اور تم دوزخی ہو جاؤ گے۔ میں مرزا صاحب کے اس اعلان کی صداقت یا بطالت پر بحث نہ کرتے ہوئے صرف یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مرزائی مسلمان بننے سے مسلمانوں میں کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ ایک مرزائی مسلمان کا عقیدہ ہے کہ:

ا..... خدا سمے سمے پر لوگوں کی رہبری کے لئے ایک انسان پیدا کرتا ہے، جو اس وقت کا نبی ہوتا ہے۔

۲..... خدا نے عرب کے لوگوں میں ان کی اخلاقی گراوٹ کے زمانہ میں حضرت محمد ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا۔

۳..... حضرت محمد ﷺ کے بعد خدا کو ایک نبی کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس لئے مرزا صاحب کو بھیجا کہ مسلمانوں کی رہنمائی کریں۔

میرے قوم پرست بھائی سوال کریں گے کہ ان عقیدوں سے ہندوستانی قوم پرستی کا کیا تعلق ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے پر اس کی شردھا اور عقیدت رام کرشن' وید' گیتا اور رامائن سے اٹھ کر قرآن اور عرب کی بھومی میں منتقل ہو جاتی ہے اسی طرح جب کوئی مسلمان احمدی بن جاتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے۔

حضرت محمد ﷺ میں اس کی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے علاوہ بریں جہاں اس کی خلافت پہلے عرب اور ترکستان (ترکی) میں تھی اب وہ خلافت قادیان میں آجاتی ہے اور مکہ مدینہ اس کے لئے روایتی مقامات مقدسہ رہ جاتے ہیں۔

کوئی بھی احمدی چاہے عرب' ترکستان ایران یا دنیا کے کسی بھی گوشہ میں بیٹھا ہو' وہ روحانی تشفی کے لئے قادیان کی طرف منہ کرتا ہے۔ قادیان کی سرزمین اس کے لئے پنیہ بھومی (سرزمین نجات) ہے اور اس میں ہندوستان کی فضیلت کا راز پنہاں ہے۔ ہر احمدی کے دل میں ہندوستان کے لئے پریم ہوگا کیونکہ قادیان ہندوستان میں ہے۔ مرزا صاحب بھی ہندوستانی تھے۔ اور اب جتنے خلیفہ اس فرقہ کے

باقی صفحہ ۲۱ پر

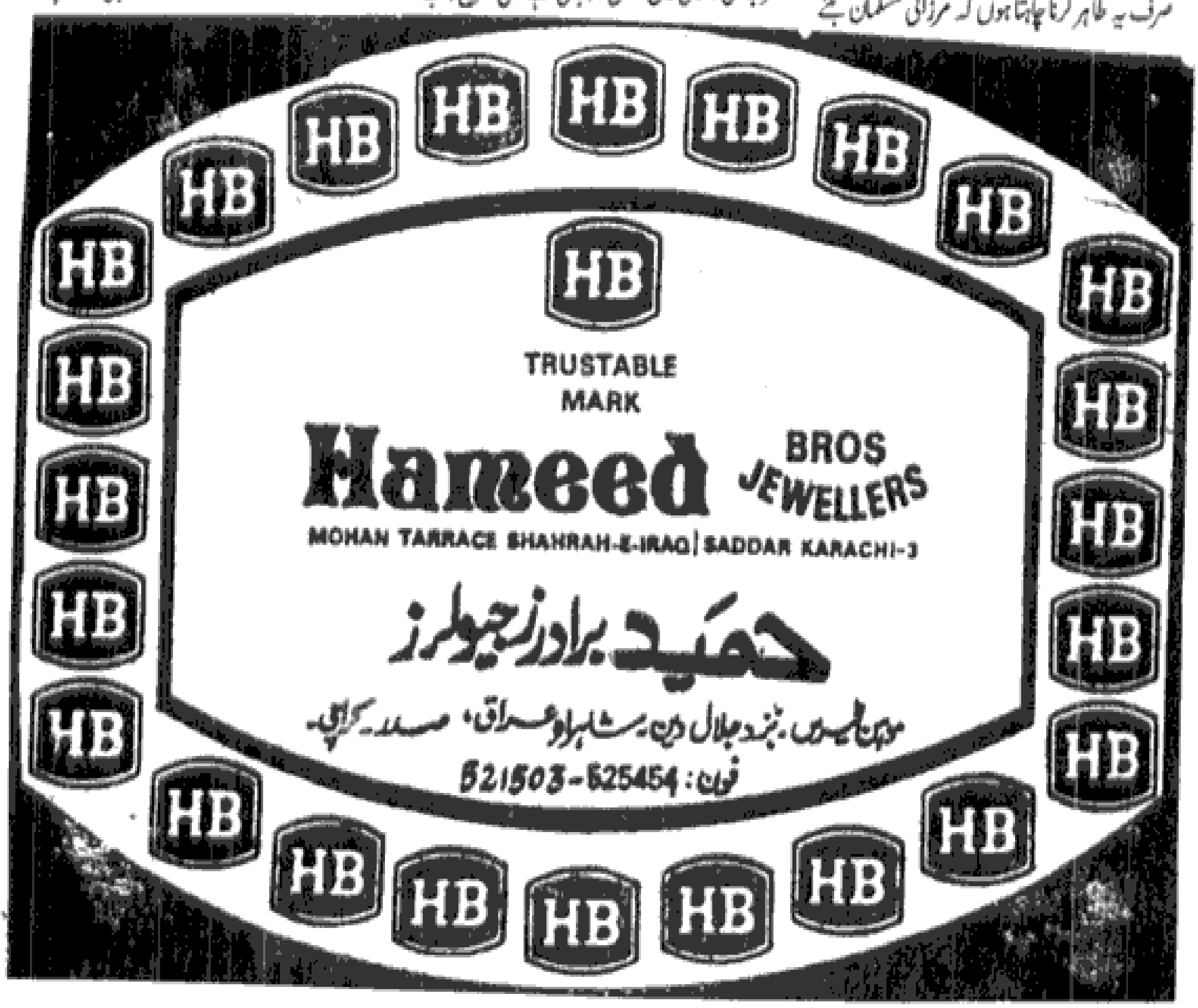

قسط نمبر ۲

پروفیسر محمد مظفر اقبال

مجاہد ملّت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

تحریکِ ختمِ نبوت میں آپ کی خدمات

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا ہزارویؒ کا کردار

مرزائی پاکستان کی مخالفت کرکے پھر غلط وکالت یا سوچی سمجھی سازش کے تحت آدھا پنجاب اور ریاست کشمیر بھارت کے حوالے کرا کے خود مہاجرین بن کر پاکستان آبیٹھے۔ یہاں انہوں نے سر ظفر اللہ کی وساطت سے انگریز گورنر سے اپنی مخصوص ریاست کے لئے جگہ مانگی۔ انگریز گورنر نے وفاداری کا صلہ دیتے ہوئے چنیوٹ کے قریب ہزاروں ایکڑ اراضی برائے نام قیمت پر دے دی۔ انہوں نے اس کا نام ربوہ رکھ کر اپنا مستقل ہیڈ کوارٹر بنالیا۔ پاکستان کی سرزمین پر یہ پہلی قادیانی کالونی تھی۔ جو انگریز قادیانی ملی بھگت سے قائم کی گئی۔ پھر سر ظفر اللہ کی وساطت سے انہوں نے ہاتھ پاؤں پھیلانے شروع کئے۔ اور ہزاروں آدمیوں کو مرزائی بنا کر وزارت خارجہ' دفاع' مواصلات اور دوسرے محکموں میں کھپادیا۔ جب مرزائیت کے قدم پوری طرح جم گئے۔ تو انہوں نے مسلمانوں کو آنکھیں دکھانا شروع کیں۔

اور پاکستان کو مرزائی اسٹیٹ بنانے کے منصوبے بنانے لگے۔ چنانچہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اعلان کیا:

"ایسی صورت اختیار کرلو کہ تمہارے مخالف ۱۹۵۲ء گزرنے سے پہلے پہلے تمہارے قدموں پر گرنے پر مجبور ہو جائیں"

اس کے جواب میں امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاری نے اعلان فرمایا:

مرزا بشیر تیرا ۵۲ گزر گیا۔ خدا نے ہمیں تیرے قدموں پر گرنے سے بچایا ہے اب ۵۳ء ہمارا ہے۔ دیکھو اب ہمارا اللہ تجھ سے اور تیری جماعت سے کیا کرتا ہے۔

اس کے بعد تحریک تحفظ ختم نبوت چل پڑی' دس ہزار مسلمان شہید ہوئے' ہزاروں علماء صوفیاء اور مشائخ وقت دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر گرفتار اور پابند سلاسل بھی ہوئے۔ مگر حکومت کسی طرح اپنے ظلم و ستم سے ان کے جذبہ ایمانی کو دبا نہ سکی۔ مولانا ہزاروی نے اس تحریک میں بھی کلیدی رول ادا کیا۔

تحریک سے پہلے تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ کو دعوت دینے اور ان سے رابطہ قائم کرنے کا کام آپ ہی کے سپرد تھا آپ کا بیان ہے:

تحریک ختم نبوت ۵۳ء سے پہلے تمام خانقاہوں کے پیران عظام' تمام پارٹیوں' مدارس اور لیڈروں کو دعوت دینے اور برکت علی ہال لاہور میں جمع ہو کر ختم نبوت پر سوچنے کے لئے مجھے انچارج بنایا گیا تھا۔"

حکومت کے ساتھ جب مجلس عمل کے مذاکرات ناکام ہوئے تو تحریک چل پڑی۔ آپ کے حوالے صوبہ سرحد تھا۔ حالات تحریک کے حق میں تھے مگر آخری وقت میں خان عبدالقیوم وزیر اعلیٰ سرحد نے دھوکہ کیا۔ اور تحریک کو دبانے کے لئے سختی شروع کردی۔ اور مولانا کو گولی مارنے کا حکم دے دیا۔ مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ مولانا تحریک کی رہنمائی کے لئے لاہور پہنچ گئے۔ مولانا محمد علی جالندھری کا حکم تھا کہ گرفتاری نہ دیں۔ بلکہ پیچھے رہ کر کام کریں آپ نے کئی بار گرفتاری دینے کا ارادہ بھی فرمایا مگر قطب زمان حضرت لاہوری کے فرزند ارجمند مولانا حمید اللہ آڑے آتے رہے اور گرفتار ہونے سے روکتے رہے کہ پیچھے رہ کر کام کون کرے گا۔

لاہور میں جب مارشل لا نافذ ہوا تو تحریک کی کمان آپ کے ہاتھ میں تھی۔ ماسٹر تاج الدین صاحب فرماتے ہیں:

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی بھی کسی نہ کسی طرح لاہور پہنچ گئے۔ وہ جامع مسجد وزیر خان کے علاوہ کسی مخفی مقام پر ٹھہر گئے۔ ان پانچ بزرگوں نے لاہور میں تحریک ختم نبوت کی کمان کی۔ دماغ مولانا غلام غوث ہزاروی کا تھا۔ شعلہ بیانی مولانا نیازی کی تھی۔ اور ہدایات و کارکردگی مولانا قاسمی' مولانا قادری' چوہدری ثناء اللہ اور دوسرے سینکڑوں کارکنوں کی تھی۔ ہزاروں رضاکاروں کو ٹھہرانا۔ ان کے لئے کھانے کا انتظام کرنا انہیں ترتیب و تنظیم سے روانہ کرنا۔ پولیس تصادم کے بعد نت نئی پیچیدگیاں پیدا ہوتی تھیں انہیں حل کرنا۔ غرضیکہ تحریک کیا تھی یہ لوگ آگ کے ایک سمندر' یا پانی کے ایک سیلاب یا ہوا کے ایک طوفان کی قیادت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

چونکہ آپ کو گولی مار دینے کا حکم تھا۔ مارشل لاء حکام نے آپ کو بہت تلاش کیا۔ مگر آپ ان کے ہاتھ نہ آسکے۔ آپ مولانا سید داؤد غزنوی کے مشورہ اور حکم سے پولیس اور فوج کو جل دے کر لاہور سے باہر چلے آئے پھر کسی خاص انتظام کے تحت خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف پہنچ گئے۔ مولانا کے مرشد قطب وقت مولانا محمد عبداللہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کو آپ کے بارے میں بڑی تشویش تھی' اور اس وقت انہوں نے اپنی خاص مجدوانہ کیفیت میں فرمایا تھا:

"کہ مولانا غلام غوث کی حفاظت کا میں ذمہ لیتا ہوں"

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے مولف کا بیان ہے کہ مولانا غلام غوث ہزاروی فخر سرحد کو سرحد

ختم نبوۃ
KHATME NUBUWWAT

حکومت نے گولی مارنے کا سگنل دے دیا۔ مولانا غلام غوث لاہور میں تحریک کے الاؤ کو روشن رکھنے کے لئے سرگرم رہے۔ مگر قدرت نے ایسا فضل فرمایا کہ گرفتار نہ ہوسکے۔ لاہور میں کام کرنے کے بعد خانقاہ سراجیہ کے شیخ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب حضرت ثانیؒ کے پاس تشریف لے گئے۔ گرفتاری کے لئے پنجاب حکومت کا تعاقب اور سرحد حکومت کے گولی مارنے کا سنا تو حضرت ثانی تڑپ گئے.........

صوفی محمد یار بھلوال والے راوی ہیں:

کہ مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے ہمارے سامنے انکشاف کیا۔ کہ حضرت ثانیؒ نے آسمان کی طرف دیکھا آنکھیں بند کیں۔ گردن جھکائی' اپنے قلب پر نظر کی اور پھر گویا ہوئے۔ کہ مولانا غلام غوث ہزاروی آپ اور مولانا عبدالستار خان نیازی کو ہم اپنی تحویل اور ذمہ داری میں لیتے ہیں۔ دشمن آپ کا بال بیکا نہیں کرسکے گا۔"

بھلوال کے صوفی محمد یار اور حکیم محمد عبداللہ صاحب دونوں رات کی ٹرین سے مولانا غلام غوث کو کندیاں سے سوار کرا کر شاہ پور صدر لے گئے۔ وہاں سے تانگہ پر جھاوریاں' وہاں نئے تانگہ پر راتوں رات چکر دا اس' اور پھر وہاں سے بھلوال کے قریب صوفی محمد یار صاحب کی زمین کے ڈیرہ پر لے گئے۔

مگر مولانا روپوشی کے زمانہ میں بھی تحریک کی راہنمائی کرتے رہے۔ اخبارات کے ذریعے جو باتیں معلوم ہوتیں ان کے مطابق ہدایات لکھ کر صوفی محمد یار صاحب کے ذریعے لاہور بھجواتے رہے۔

مولانا اللہ وسایا صاحب رقم طراز ہیں:

مولانا غلام غوث یہاں پہنچ کر بھی تحریک کی راہنمائی کرتے رہے۔ اخبارات پڑھ کر ہر دوسرے' تیسرے روز ہدایات لکھ کر صوفی محمد یار صاحب کے ذریعہ حکیم عبدالمجید سیفی مرحوم کو لاہور بھجواتے اور وہ آگے تحریک کے ذمہ دار راہنماؤں سے سلسلہ جنبانی کرتے۔

آپ نے ظفر اللہ قادیانی اور مرزا محمود پر جو جرح تیار کر کے روانہ فرمائی تھی وہ "تحریک ختم نبوت" ص ۷۹۰ تا ۷۹۳ پر مکمل درج ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا مرزائیت کے ظاہر و باطن اور اس کے اکابر کے جملہ کرتوتوں سے پوری طرح باخبر تھے۔

مولانا ہزارویؒ دس ماہ تک روپوش رہے مگر اللہ کے فضل و کرم اور ختم نبوت کی برکت سے کانوں کان کسی کو خبر نہ ہوسکی۔ مولانا نے ایک بار خود مجھ سے بیان کیا تھا:

کہ میں لاہور میں جہاں مقیم تھا۔ وہاں پولیس کی چوکی قریب ہی تھی۔ پولیس والے آتے جاتے تھے۔ مارشل لاء حکام کا تشدد زوروں پر تھا۔ مجھے بھی کچھ پریشانی سی لاحق ہوئی۔ اچانک میری آنکھ لگ گئی۔ دیکھتا ہوں کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرماتے ہیں۔ غلام غوث فکر نہ کرو۔ تو نے جو کچھ کیا ہے۔ میرے ناموس کے لئے کیا ہے۔ خدا تیری حفاظت فرمائے گا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا۔ پھر مجھے کبھی پریشانی لاحق نہیں ہوئی۔

۷۴ء کی تحریک میں مولانا ہزاروی کا کردار

۱۹۷۰ء کا الیکشن جیت کر مولانا ہزاروی قومی اسمبلی میں پہنچ گئے تھے۔ اسی الیکشن کے نتیجہ میں

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

الحمدللہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی جلد سوم چھپ گئی ہے۔ صفحات 960۔ سفید کاغذ، کمپیوٹر کتابت، طباعت عمدہ، ٹائٹل چار رنگ، مجلد ان تمام تر خوبیوں کے باوجود قیمت ڈیڑھ صد روپے۔

- ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء سانحہ ربوہ سے ۷ ستمبر فیصلہ قومی اسمبلی تک لمحہ بہ لمحہ کی مکمل تحقیقی رپورٹ۔
- سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں ملک گیر تحریک کی ملک کے ہر شہر و قصبہ سے رپورٹیں۔
- اہم شخصیات کے انٹرویوز
- اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والی تمام خبریں۔ اداریے۔ رپورٹیں۔
- تاریخی اشتہارات۔ نظمیں۔ کتاب کا مکمل اشاریہ۔ وفہرست
- غرضیکہ تحریک ۱۹۷۴ء شروع ہونے سے مکمل کامیابی تک کی ایسی تصویر کھینچی گئی ہے کہ گویا پوری تحریک جن مراحل سے گزری ہے اسکا ایک ایک لمحہ آپ کی آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔
- کتاب عالمی مجلس کے ہر دفتر سے مل سکتی ہے۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ڈیڑھ صد روپے کا منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ وی۔ پی۔ ہرگز نہ ہوگی۔

تاریخی قومی دستاویز ۱۹۷۴ء

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کاروائی پہلی بار منظر عام پر

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو سانحہ ربوہ پیش آیا۔ حکومت نے قادیانی مقدمہ قومی اسمبلی کے سپرد کر دیا۔ مرزا ناصر قادیانی۔ صدر الدین لاہوری ہر دو مرزائی سربراہوں پر قومی اسمبلی میں تیرہ دن بحث ہوئی اٹارنی جنرل کی معرفت قومی اسمبلی کے ممبران نے قادیانیوں و لاہوری مرزائیوں پر جو سوالات کئے وہ اور مرزائیوں کی طرف سے جوابات مکمل مناظرہ کی رپورٹ مکمل تفصیلات پر مشتمل یہ کتاب آپ پڑھیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آپ قومی اسمبلی میں بیٹھے خود کاروائی دیکھ رہے ہیں۔

عمدہ کاغذ۔ اعلیٰ طباعت۔ چار رنگ کا ٹائٹل۔ خوبصورت جلد۔ صفحات ۳۸۴ قیمت یکصد روپے۔ عالمی مجلس کے ہر دفتر سے طلب فرمائیں۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:
ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

جمعیت کو صوبہ سرحد میں اقتدار ملا تھا۔ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وزیراعلیٰ بنے تھے۔ مولانا ہزاروی جب قومی اسمبلی کے ممبر بنے تو جمعیت کا ایک مرکزی راہنما ہونے کی وجہ سے مسٹر بھٹو مرحوم کے ساتھ سیاسی اور مذہبی معاملات پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ بھٹو مرحوم کو مرزائیوں کی اشتعال انگیز کارروائیوں کی طرف متوجہ کرتے رہے۔ چنانچہ ربوہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مرزائی پائلٹوں نے اپنی پرواز کے دوران خلیفہ کو سلامی دی۔ اس وقت فضائیہ کا سربراہ ایئرمارشل چوہدری ظفر تھا۔ مولانا کو موقعہ ہاتھ آیا تو انہوں نے مسٹر بھٹو کو اس طرف متوجہ کیا۔ اور مرزائیت کے مقاصد' نظام' وفاداری اور ہمدردی کے بارے میں اسے چوکنا کردیا۔

بھٹو مرحوم بڑا بیدار مغز لیڈر تھا۔ اس نے مرزائیوں کی نگرانی شروع کرادی۔ اور ظفر چوہدری کو برطرف کردیا۔ جب ۱۹۷۴ء کی تحریک مرزائیوں کے خلاف چلی۔ تو بھٹو حکومت مرزائیوں کی نرمستیوں سے پوری طرح آگاہ تھی۔ اور اس کی خطرناک پالیسیوں کو محسوس کررہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس تحریک کے دوران ملک بھر میں کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ نہ حکومت نے سختی کی نہ اشتعال پیدا ہوا۔ پھر مسٹر بھٹو نے مسلمانوں کو اعتماد میں لے کر اس نوے سالہ پرانے مسئلہ کو حل کردیا۔ اور مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دے دیئے گئے۔ فیصلہ کرنے سے پہلے مرزائیوں کو اپنی صفائی کا پوری طرح موقعہ دیا گیا۔ ان کے خلیفہ مرزا ناصر احمد نے "محضر نامہ" کے عنوان سے ایک بیان داخل کیا۔ جو اس نے اسمبلی کے اجلاس میں خود پڑھ کر سنایا۔ اس میں اسمبلی کے اختیارات' مسلمان کی تعریف' اسلامی فرقوں کے باہمی اختلافات' اقوال مرزا' ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ مباحث تھے۔ اور اس نے ایوان کو بڑے فنکارانہ انداز میں دھوکہ دینے کی پوری کوشش کی۔ بہت سے ممبران اس کے اس عیارانہ بیان کو پڑھ کر تردد میں پڑگئے۔ اپوزیشن نے جو بیان اس کے جواب میں داخل کیا وہ محض مرزائی خرافات اور اس کے بیہودہ دعاوی پر مشتمل تھا۔

مولانا ہزاروی کو جب اس بات کا علم ہوا کہ مرزا ناصر کے بیان کو ممبر کافی اہمیت دے رہے ہیں۔ انہوں نے اللہ کا نام لے کر اس کا جواب خود لکھنا شروع کیا۔ ان تیرہ دنوں میں ان کو اپنی جان تک کی خبر نہ تھی۔ اکثر اوقات چائے پی کر گزر اوقات کرلیتے تھے۔ جب جواب تیار ہوگیا تو پھر محض اپنے خرچ پر اس کو چھپوایا۔ اور اسمبلی کے جملہ ممبران میں اس کی کاپیاں تقسیم فرمائیں۔ اور یہ جواب مولانا عبدالحکیم نے آٹھ گھنٹہ میں اسمبلی کے اجلاس میں پڑھ کر سنایا۔ اور اس کو اپنے پیش کردہ بل کے ساتھ لف کرکے اسمبلی میں جمع کرایا۔ مولانا ہزاروی نے اپنے بیان میں جو "جواب محضر نامہ" کے عنوان سے پیش کیا اس میں مرزا ناصر کے جملہ نکات اور اعتراضات کا مکمل اور مدلل جواب موجود ہے۔ پھر اس کے فریبوں اور جعل سازیوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ آخر میں اسے کئی ایک چیلنج دیئے گئے ہیں۔ یہ بیان کیا ہے مولانا کی وسعت علمی اور ژرف نگاہی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے مرزا ناصر احمد پر ۲۲۲ سوالات دے کر جرح کی ہے جن کے جوابات دینے سے اس نے اٹارنی جنرل کے سامنے سخت مایوسی اور معذوری کا اظہار کیا۔ مولانا کے علاوہ کسی نے دو سوال پوچھے' کسی نے چار اور کسی نے چھ پوچھے' مگر مولانا نے تو حد کردی کہ شکار آج ہی تو قابو آیا ہے۔ اس کو کیوں نہ تڑپایا جائے۔ ان ساری باتوں کے علاوہ جو مولانا نے کتابی یا زبانی شکل میں کی ہیں آپ کا نصرت بھٹو کو مسئلہ ختم نبوت سمجھانا ہے۔ مولانا نے مدرسہ فرقانیہ میں جمعیت کی میٹنگ طلب کی ہوئی تھی اور بات ہورہی تھی کہ مسٹر بھٹو مرحوم کا ٹیلی فون آیا کہ آپ جلد تشریف لائیں۔ مجھے آپ سے ضروری کام ہے' مولانا نے کہا جناب یہاں میٹنگ ہورہی ہے علماء جمع ہیں۔ اس نے کہا یہاں اس سے زیادہ ضروری میٹنگ ہے۔ آپ جلد تشریف لائیں میں انتظار کررہا ہوں' مولانا گئے دیکھا

حکام کی غلط روی پر نہ ٹوکنا

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ "قمامہ" کے دن منبر پر تشریف لے گئے اور دوران خطبہ فرمایا مال ہمارا مال ہے' اور فی ہماری فئی ہے' ہم جسے چاہئیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں' ان کو کسی نے جواب نہیں دیا۔ آئندہ جمعہ کے خطبہ میں پھر یہی فرمایا' اس وقت بھی کسی نے اس کا جواب نہیں دیا پھر تیسرے جمعہ کو بھی یہی فرمایا' یہ سن کر حاضرین مسجد میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا ہرگز نہیں مال ہمارا مال ہے اور فئی ہماری فئی ہے' پس جو شخص ہمارے اور اس کے درمیان حائل ہوگا ہم اپنی تلوار کے ذریعہ اس کا معاملہ بارگاہ خداوندی میں پیش کریں گے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر سے اترے اور نماز جمعہ کے بعد اس شخص کو اپنی قیام گاہ پر بلایا' لوگوں نے آپس میں کہا یہ آدمی تو مارا گیا' پھر دوسرے لوگ حضرت معاویہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ وہ شخص چارپائی پر حضرت معاویہؓ کے ساتھ بیٹھا ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا' اس شخص نے مجھے موت سے بچایا۔ اللہ تعالیٰ اسے جیتا رکھے' میں نے آنحضرت [illegible] سے سنا ہے' آپ [illegible] فرماتے تھے کہ میرے بعد کے زمانہ میں کچھ حاکم ہوں گے جو الٹی سیدھی کہیں گے مگر کسی کو ان کے ٹوکنے کی ہمت نہیں ہوگی' یہ سب لوگ جہنم میں گھسیں گے جس طرح بندر گھستے ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا' میں نے (بطور امتحان) پہلے جمعہ کو وہ بات کہی مگر کسی نے مجھے ٹوکا نہیں' مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں میں بھی انہی حاکموں میں سے نہ ہوں' پھر دوسرے جمعہ کو یہی بات کہی اور کسی نے مجھے نہیں ٹوکا تو مجھے یقین ہوچلا کہ میرا شمار بھی انہی لوگوں میں ہے' پھر میں نے تیسرے جمعہ کو یہی بات کہی تو اس شخص نے کھڑے ہوکر مجھے ٹوک دیا' پس اس نے مجھے زندہ کردیا' اللہ تعالیٰ اسے جیتا رکھے"۔

بھٹو انتظار کر رہا ہے۔ ملاقات ہوئی کہا مولانا! رات کو اس (نصرت بھٹو) کے پاس قادیانی عورتیں آئی تھیں۔ انہوں نے اسے کہا ہے کہ دیکھو ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں' حج کرتے ہیں' ملک اور قوم کی خدمات سب پر واضح ہیں۔ تم بھٹو صاحب کو روکو کہ وہ مولویوں کے جھانسے میں آکر ہم کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دے' ورنہ اچھانہ ہوگا"

یہ رات سے میرے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ نہ خود وئی ہے نہ مجھے سونے دیا ہے۔ ساری رات پریشان کیا ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو تکلیف دی ہے۔ کہ آپ اسے ختم نبوت کا مسئلہ سمجھائیں' مجھے صرف آپ پر اعتماد ہے کہ آپ کے پیش نظر اسلام کی عظمت اور اس کی بالادستی ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ ہم تینوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اور میں نے ختم نبوت کا عقیدہ' قرآن پاک' حدیث شریف' اجماع صحابہ اور ان کے فیصلوں سے بتانا شروع کیا۔ پھر مرزا قادیانی کے دعاوی' اس کے کفریہ عقائد' اس کی نجس زندگی' اس کا ٹوڈی پن' اس کی انگریزوں سے وفاداری' مسلمانوں کے بارے میں اس کے فیصلے' غرض میں نے پوری بصیرت کے ساتھ اس کو مسئلہ سمجھایا۔ آپ نے فرمایا درمیان میں بعض بعض باتوں کی تشریح مسٹر بھٹو انگریزی میں بھی کرتے رہے۔ نصرت بھٹو نے یہ ساری باتیں بڑے غور و فکر سے سنیں اور کہا مولانا میں تو اب سمجھی کہ یہ بڑے خطرناک لوگ ہیں۔ اور یہ جماعت بڑی ناپاک جماعت ہے۔ مگر دیکھیں اسلام میں پردے کا حکم ہے اور میں پردہ سے نہیں ہوں تو میں کافر ہوئی' مولانا نے فرمایا کہ عمل نہ کرنا اور بات ہے۔ اس سے انسان گناہ گار تو ہوتا ہے مگر کافر نہیں ہوتا۔ جب تک کسی شرعی حکم کا انکار نہ کیا جائے یا اس کا مذاق نہ اڑایا جائے انسان کافر نہیں ہوتا۔ اگر آپ پردہ کا انکار کریں یا اسلامی پردے کا مذاق اڑائیں تو آپ بھی کافر ہو جائیں گی۔ نصرت بھٹو نے فوراً کہا تو یہ مولانا کیسے ہو سکتا ہے آخر مرنا ہے اللہ کو جواب دینا ہے۔ مولانا نے فرمایا آپ گنہ گار ہیں ہزاروں' لاکھوں مسلمانوں سے گناہ ہو رہے ہیں مگر ہم انہیں کافر نہیں کہتے' کفر کا تعلق انکار سے ہے۔ عمل سے نہیں تو نصرت بھٹو نے اسی وقت مسٹر بھٹو سے کہا مجھے تو پہلے خبر نہ تھی اب اس مسئلہ کو زیادہ نہ لٹکاؤ۔ آخر اور کام بھی تو کرنے ہیں اس مسئلہ کا جلد فیصلہ کرو۔

یہ تھیں مولانا ہزاروی کی اندرونی اور بیرونی کوششیں جن سے مرزائیت کا مسئلہ حل ہوا۔ اللہ تعالیٰ مولانا ہزاروی کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے۔ اور ہمیں ان کے مشن کو انہی کے طریقہ کار کے مطابق جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ: قادیانیت

رہبری کر رہے ہیں وہ سب ہندوستانی ہیں۔

آگے چل کر لکھتے ہیں

یہی ایک وجہ ہے کہ مسلمان احمدیہ تحریک کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ احمدیت ہی عربی تہذیب اور اسلام کی دشمن ہے خلافت تحریک میں بھی احمدیوں نے مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا کیونکہ وہ خلافت کو بجائے ترکی یا عرب میں قائم کرنے کے قادیان میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات عام مسلمانوں کے لئے جو ہر وقت پان اسلامزم و پان عربی سنگھٹن کے خواب دیکھتے ہیں کتنی ہی مایوس کن ہو۔ مگر ایک قوم پرست کے لئے باعث مسرت ہے۔

(مضمون ڈاکٹر شنکر داس مہرولی ایس سی' ایم بی بی ایس مندرجہ اخبار بندے ماترم مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۲ء منقول از قادیانی مذہب از پروفیسر الیاس برنی)

بقیہ: دعوت مباہلہ

کوئی پیش گوئی نہیں ہے' قادیانیوں کا پاکستان اور اسلام دشمن قوتوں سے دوستانہ قائم اسی تعلق اور دوستی کی وجہ سے جب ان کو معلوم ہوا کہ جنرل ضیاء الحق کو لوگ قتل کرنے والے ہیں' تو مرزا طاہر نے یہ پیش گوئی بنالی اور کہتے پھرتے ہیں کہ ہماری پیش گوئی سے ضیاء الحق کے ٹکڑے ہوگئے۔ جو لوگ دلائل قرآن سے عاجز ہوتے ہیں' وہ ایسی ہی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں' عوام کو دھوکہ دینا اور کسی طرح اپنے ماننے والوں کو مطمئن رکھنا چاہیے خواہ جھوٹ بول کر ہو' یہ بھی ان کا طریقہ کار ہوتا ہے۔

مفت مشورہ 〉 پچکے گال پتلا کمزور جسم. فون 690840 690850 کوڈ (041)
چہرے کے ڈنٹ، کمزور جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور، سمارٹ، خوبصورت بنانے کیلئے پرانے درد، نزلہ، کھیرا، دمہ، بخار، چھوٹی چھاتی وقد کو بڑھانے کے لئے۔
مردانہ، زنانہ امراض، گنجاپن، گرتے بال، دمہ، اٹھرا کے لئے
بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، بھوک لگانے، گیس معدہ بواسیر، فالج، یرقان، موٹاپا، کمزور پٹھے، بلڈ پریشر، اٹھرا رحم، جگر، مثانہ کے لئے۔
پرانی خارش، چھپا کی خون کی خرابی، پیشاب کی مرض، گردہ مثانہ کی پتھری کیلئے
چہرے کے کیل چھائیاں، نسوانی حسن، قد بڑھانے کیلئے
پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ضرور ارسال کریں
پتہ حکیم بشیر احمد بشیر محلہ غلام محمد آباد چاند نی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900 رجسٹرڈ کونسل گورنمنٹ آف پاکستان

محمد اجمل خان خٹک فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ

جہاد کی تیاری اور جسمانی ورزش کی اہمیّت

انسانی وجود روح اور جسم کے ملاپ کا نام ہے روح کا وجود جسم کے بغیر جوہر محض ہے اور اس کے بغیر جسم بیکار ہے روح اور جسم کی مثال سوار اور سواری کی سی ہے کمزور سواری سوار کا بوجھ زیادہ نہیں اٹھاسکتی اسی طرح کمزور انسانی جسم روحانی ریاضت اور اعمال صحیح طریقے پر نہیں بجالاسکتا۔ اور جہاد ایسی شرعی عبادت ہے جس کا اصل مدار ہی قوت جسمانی پر ہوتا ہے جیسا کہ اللہ کا حکم ہے

واعدوالهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل (پارہ ۱۰ سورۃ انفال)

ترجمہ۔ اور تیاری کرو واسطے ان کے جو کچھ کرسکو تم قوت سے اور باندھنے گھوڑوں کے سے

(ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی)

قوت سے کیا مراد ہے۔ تو صاحب روح المعانی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ ہر وہ چیز جس سے جنگ میں قوت حاصل کی جائے اور ابن عباسؓ "قوۃ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے اسلحہ کے انواع مراد ہیں۔ حضرت عکرمہؓ اس سے قلعے مراد لیتے ہیں اور ایک روایت میں اس سے گھوڑے مراد ہیں۔

عقبہ بن عامر الجہنیؓ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے اس حال میں کہ آپ منبر پر تھے

واعدوالهم مااستطعتم من قوة الا ان القوة الرمی قالها ثلاثا

ترجمہ۔ اور ان کفار کے مقابلے میں اپنی استطاعت کے مطابق قوت حاصل کرو آگاہ رہو کہ قوت تیر اندازی ہے ان الفاظ کو تین مرتبہ فرمایا۔

حضور ﷺ نے تیر اندازی کی مدح فرمائی ہے اور تعلیما" اس کا حکم بھی فرمایا ہے مثلاً"

كل شئ من لهو الدنيا باطل الا ثلاثة انتضالك بقوسك وتاديبك فرسك وملاعبتك اهلك فانها من الحق

دنیا کی تمام لہو ولعب باطل ہیں سوائے تین کے۔ تیر اندازی کرنا اپنے تیر سے اور گھوڑے کو سدھانا اور اپنی اہلیہ کے ساتھ ملاعبت کرنا۔

اور ایک حدیث میں آپ نے فرمایا:

كل شئ ليس من ذكر الله تعالىٰ فهو لغو و سهو الا اربع خصال مشي الرجل بين الغرضين و تاديب فرسه و ملاعبته اهله و تعليم السباحة

ہر وہ چیز جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو وہ بے ہودہ اور غفلت ہے سوائے چار خصلتوں کے۔ اپنے ہدف تک دوڑنا۔ گھوڑے کو سدھانا اپنی اہلیہ سے ملاعبت کرنا اور پیراکی سیکھنا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا۔

ان الله تعالىٰ ليدخل بالسهم الواحد ثلاثة الجنة صانعه محتسبا والمعين به والرامی به في سبيل الله تعالىٰ۔

اللہ پاک ایک تیر کے بدلے تین افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے ثواب کی نیت سے تیر بنانے والا تیر انداز کا مددگار اور اللہ کے راستے میں تیر اندازی کرنے والا۔

شہر سے باہر ایک میدان تھا جس میں گھڑ دوڑ' اونٹ دوڑ وغیرہ کے مقابلے ہوتے اس میدان میں گھوڑوں کو گھڑ دوڑ کے لئے تیار کیا جاتا تھا اور گھوڑے کو تیار کرنے کا طریقہ یہ ہوتا کہ پہلے گھوڑے کو خوب چارہ کھلایا جاتا جب گھوڑا کھاپی کر خوب موٹا تازہ ہوجاتا اب اس کی خوراک میں رفتہ رفتہ کمی کی جاتی اس پر ٹاٹ لپیٹ کر ڈال دی جاتی جس کی وجہ سے گھوڑا پسینہ پسینہ ہوجاتا یہ عمل تقریبا" چالیس روز تک کیا جاتا جس کے بعد گھوڑے کا چھریرا بدن نکل آتا۔

آپ ﷺ نے گھوڑوں کی بابت فرمایا

البركة في نواصي الخيل

(بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۳۶ آثار ابجاد)

برکت گھوڑے کی پیشانی میں ہے

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا۔

من احتبس فرسا في سبيل الله ايمانا" بالله و تصديقا" بوعده فان شبعه وريه وروثه وبوله في ميزانه يوم القيمة

(بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۳۶ آثار ابجاد)

جس شخص نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے گھوڑا جہاد فی سبیل اللہ کے لئے پالا پس اس (گھوڑے) کا کھانا پینا لید اور پیشاب سب قیامت کے دن میزان میں تولا جائے گا۔

دور نبوی ﷺ میں جس طرح گھوڑا اہمیت کا حامل تھا تو اونٹ بھی اپنی اہمیت کی وجہ سے اس سے پیچھے نہ تھا۔ سواری سامان جنگ و خوراک وغیرہ کے اٹھانے کے کام آتا ضرورت پڑنے پر یہ خوراک کے کام آتا اور اس کے پیٹ میں جمع پانی پینے کے کام آتا اور عرب کے بود وباش کی بناء پر

اونٹ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ لمبے سفر میں بغیر کھائے پئے کئی دن تک چل سکتا ہے۔ اسی بناء پر اونٹ کو صحرائی جہاز بھی کہتے ہیں۔

عرب میں گھڑ دوڑ کی طرح اونٹ دوڑ کو بھی بہت اہمیت دی جاتی جیسے کہ حضرت انس ؓ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے

کانت ناقة لرسول الله صلى الله عليه وسلم تسمى العضباء وكانت لا تسبق فجاء اعرابی علی قعود له فسبقها فاشتد ذلک علی المسلمین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان حقا علی الله ان لا یرتفع شئی من الدنیا الا وضعه

(بحوالہ مشکوۃ ص ۳۳۶ آداب الجہاد)

حضور ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا وہ ہمیشہ بازی لے جاتی ایک مرتبہ ایک دیہاتی سوار آیا اور دوڑ میں آپ ﷺ کی اونٹنی پر سبقت لے گیا تو صحابہ پر اس دیہاتی کی سبقت بہت گراں گزری تو آپ ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ پر حق ہے کہ دنیا کی جو چیز گردن اٹھائے اس کو نیچا دکھائے (بحوالہ مشکوۃ الجہاد)

دور نبوی ﷺ میں جسمانی ریاضت کے لئے نیزہ بازی بھی بہت معروف تھی اور صحابہ کرام اس کا بھی بہت زیادہ اہتمام کرتے۔

جیسے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے

عن عائشة قالت والله لقد رايت النبی ﷺ يقوم علی باب حجرتی والحبشة يلعبون بالحراب فی المسجد و رسول الله ﷺ يسترنی بردائه لانظر الی لعبهم بين اذنه و عاتقه آه

(بحوالہ مشکوۃ ص ۲۸۰ باب عشرۃ النساء)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں واللہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرہ کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا اور حبشی مسجد کے صحن میں نیزوں سے کھیل رہے تھے اور نبی ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپارہے تھے تا کہ میں آپ ﷺ کے کان اور کندھے کے درمیان سے ان کے مقابلے کو دیکھ سکوں۔

ان احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ قوت سے مراد حربی مہارت ہے اور حربی مہارت اس وقت محال کے درجے میں ہے جب جسمانی قسمت (یعنی مضبوط جسم) اور عسکری تربیت حاصل نہ کرلی جائے۔

مسائل کی تبدیلی میں مکان و زمان کو دخل ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا قرون اولیٰ میں جسمانی قوت و عسکری تربیت کے حصول کے لئے تلوار و نیزہ بازی گھڑسواری و پیراکی وغیرہ معروف اسلحوں میں شمار ہوتے تھے۔ جیسے جیسے حالات بدلتے گئے ان اسلحوں کی جگہ جدید اسلحوں نے اور قدیم طرز جنگ کی جگہ جدید طرز جنگ نے لے لی۔

تلوار نیزہ بازی و تیر اندازی کے ساتھ ساتھ منجنیقیں آئیں اس کے بعد بارودی بندوقوں کا استعمال شروع ہوا۔ حتیٰ کہ جدید اور انتہائی مہلک اسلحہ اتنا عام ہوگیا کہ چھوٹی موٹی لڑائیوں میں بھی کلاشنکوف کلاکوف کلین کوف راکٹ لانچر مارٹر توپ دستی بم وغیرہ کا عام استعمال ہے۔

اور بین الاقوامی لڑائیوں میں گن مشینیں توپ جنگی طیارے تارپیڈوز زہریلی گیس ہائیڈروجن و ایٹم بم وغیرہ عام ہیں اور ان کے استعمال پر تعجب کا اظہار نہیں کیا جاتا۔

(ممکن ہے چند سالوں بعد دنیا ایٹمی ہتھیاروں میں مزید ترقی کرے)

تو اس ایٹمی دوڑ کو دیکھ کر مسلمانوں کی کیا ذمہ داری بنتی ہے کیا اسی طرح غفلت میں پڑے سوتے رہنے میں اس کی نجات مضمر ہے کیا یورپین ممالک اور امریکہ کی کٹھ پتلی بنے رہنا مسلمانوں کا مقدر ہے اگر ان سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو پھر مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا پڑے گا۔

اکابر علماء دیوبند، مولانا عبید اللہ سندھی، شاہ ولی اللہ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے

جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ طلباء اسلام کے بیجز، سٹکرز، کی رنگ، لٹریچر، ٹیلی فون انڈکس، بٹوے، بال پوائنٹ، جھنڈے، عید کارڈ، لفافے، آئیڈنٹی کارڈ کور، شیشہ سٹکر، ٹوپی بیج، سٹیل بیج، کاپی کور، تقاریر مولانا فضل الرحمٰن، مفتی محمود نیز دستور و منشور، تھوک و پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کے آڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس، پمفلٹ، اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کی بے نظیر آئی جے ڈی آئی کی ڈائری کیلنڈر پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ الجمعیۃ

امین بازار سرگودھا فون ۲۲۶۷۳ ۷

قرون اولیٰ میں مسلمانوں کی ترقی کے اسباب کو تلاش کرنا پڑے گا۔ اور وہ سبب کیا ہے پورا کا پورا دین

یاایھاالذین امنوادخلوفی السلم کافۃ

اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ

اور اسی دین کا ایک جز ہے جہاد اور جہاد کی تیاری۔ ہماری شکستہ حالی کے کیا اسباب ہیں؟ ان میں ایک جہاد اور جہاد کی تیاری کو ترک کردینا بھی ہے۔

ایک جنگ میں صحابہ کرامؓ کو فتح حاصل نہ ہورہی تھی فتح نہ ہونے کے اسباب کو تلاش کیا گیا تو معلوم ہوا کہ مسلمان مسواک کی سنت میں کچھ سستی کررہے ہیں آخر مسواک کا حکم ہوا۔

اس مسواک کرنے کے عمل کو کسی طرح کفار کو علم ہوگیا جس کی وجہ سے کفار پر یہ خوف طاری ہوا کہ آج تو مسلمان ہمیں کچا چبا جائیں گے میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

تو آج مسلمان کامیابی کا خواہاں ہے تو اسے لازماً پورے دین پر کاربند ہونا پڑے گا۔

اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار کرنا ہوگا اور کتنا تیار کرنا ہوگا تو یہ اپنی اسطاعت کے مطابق کرنا ہوگا۔ کیونکہ اللہ کا حکم

اعدو لھم ما استطعتم

ترجمہ۔ تیاری کرو ان کے مقابلے میں اپنی استطاعت کے مطابق

دوسری جگہ فرمایا:

فاتقواللہ مااستطعتم

ترجمہ: اللہ سے ڈرو اپنی استطاعت کے مطابق

تو اللہ پاک نے قرآن پاک میں دو اعمال ایسے بتادیئے جو اپنی استطاعت پر موقوف ہیں آدمی کے اندر جتنی استطاعت ہو اتنا ہی دشمن کے مقابلے میں تیاری کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق اللہ سے ڈرے۔

جہاد کی تیاری کرنا یہ واجب عمل ہی تو اس عمل سے روگردانی کرنا خطرے سے خالی نہیں۔

عہد نبوی میں چونکہ مستقل فوج کا رواج نہ تھا بلکہ جانباز فورس کی صورت میں لشکر رکھا جاتا تھا اس لئے کوئی فوجی چھاؤنی نہ تھی ضرورت پڑنے پر منادی نداہوتا حی علی الجہاد حی علی الجہاد آؤ جہاد کی طرف آؤ جہاد کی طرف تو جواب میں سب صحابہ لبیک کہتے اور جب تک جنگ جاری رہتی سب شریک رہتے۔ اور جب جنگ ختم ہوجاتی تو یہ سپاہی عام شہری بن جاتے۔ اور جہاد تو ہر عاقل بالغ مکلف مسلمان پر ضرورت پڑنے پر فرض ہے اسی لئے جہاد کی تیاری بھی مسلمان پر واجب کردی گئی تاکہ کسی موقع پر اسے شکستگی و کمی کا احساس نہ ہو۔

تو مسلمانوں میں آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اس ضرورت کو مدنظر رکھیں اپنے اوقات میں کچھ وقت روزانہ اپنی جسمانی قوت کے لئے اور کچھ وقت سالانہ عسکری تربیت کے لئے نکالیں۔

تو کسی حد تک ممکن ہے کہ ٹی وی' وی سی آر' ڈش انٹینا بے حیائی کے اڈے شراب و کباب کی محافل و مجالس ختم ہوجائیں۔

ملک میں ڈاکہ زنی و چوری کی وارداتوں میں کسی حد تک کمی ممکن ہے اجارہ داری غنڈہ ٹیکس رشوت ستانی بلیک میلنگ وغیرہ کو بھی کسی حد تک ختم کرنے میں ممد ثابت ہوسکتی ہے۔

ملک میں چوری ڈکیتی اغواء برائے تاوان زبردستی چندہ جدید مخلوط تعلیم رشوت ستانی بے حیائی کے اڈے شراب و کباب کے اڈے وغیرہ

جتنی خرمستیاں ہیں سب کی سب ختم ہوسکتی ہیں جبکہ مسلمان انگریزوں کی غلامی سے نکل کر جہاد کو اپنا شیوہ بنالیں اور اسلام کے صحیح معنوں میں ترجمان بن جائیں۔

●●

سنت کے مفہوم میں مغالطہ اندازی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ فتنہ تم میں سرایت کرجائے گا' ادھیڑ عمر کے لوگ اسی میں بوڑھے ہوجائیں گے اور بچے جوان ہوجائیں گے اور لوگ اسی فتنہ کو سنت قرار دے لیں گے کہ اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو کہا جائے گا کہ سنت چھوڑ دی گئی۔۔ عرض کیا گیا ایسا کب ہوگا' فرمایا! جب تمہارے علماء جاتے رہیں گے اور (پڑھے لکھے) جاہلوں کی کثرت ہوگی تم میں حرف خواں زیادہ اور فقیہ کم ہوں گے' امیر زیادہ اور دیانت دار کم ہوں گے' آخرت والے اعمال سے دنیا سمیٹی جائے گی اور بے دینی کے لیے اسلامی قانون پڑھا جائے گا۔

موطاامام مالک کی ایک...... روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا دیکھو! تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں فقیہ زیادہ ہیں اور قاری کم۔ اس زمانہ میں قرآن کے حروف سے زیادہ اس کی حدود کی نگہداشت کی جاتی ہے' مانگنے والے اور دینے والے زیادہ ہیں' خطبہ مختصر اور نماز لمبی ہوتی ہے' اس زمانہ میں اعمال کو خواہشات پر مقدم رکھتے ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں فقیہ کم ہوں گے اور قاری زیادہ' قرآن کے حروف کی خوب حفاظت کی جائے گی مگر اس کی حدود کو پامال کیا جائے گا' مانگنے والوں کی بھیڑ ہوگی' لیکن دینے والے کم ہوں گے' تقریریں بڑی لمبی چوڑی کریں گے لیکن نماز مختصر سی پڑھیں گے اور لوگ اعمال سے پہلے اپنی خواہشات کو آگے رکھیں گے۔

حکیم طارق چغتائی

تبخیر معدہ اور میرا تجربہ

موسم گرما کی آمد سے قبل ہی ملکی و غیر ملکی صنعت کار اور تاجر ٹھنڈے ذائقہ دار اور لذیذ مشروبات کی فروخت شروع کردیتے ہیں ہر اخبار اور رسالہ مشروبات کے اشتہار سے پر رونق ہوتا ہے۔

تجربات سے یہ بات واضح ہوئی ہے جتنی گرمی بڑھتی ہے اتنی مشروبات کی مانگ بڑھتی چلی جاتی ہے لیکن پیاس پھر بھی نہیں بجھتی بلکہ پیاس مزید لگتی ہے اور شربت اور چلتا ہے حتیٰ کہ اسی کشمکش میں موسم گرما خیر باد کہہ جاتا ہے پھر نیا موسم اور نئی بہاریں۔

ایک صاحب میسور (انڈیا) سے ایک شربت بنا ہوا لائے جو ٹھنڈک اور فرحت میں واقعی لاجواب تھا کہنے لگے یہ شربت میں عرصہ دراز سے استعمال کررہا ہوں واقعی مفید پایا ہے پھر خود ہی کہنے لگے کہ میں اس شربت کے فارمولے کی کوشش میں ہوں اگر مل جائے تو خود ہی پاکستان میں بنایا جائے گا۔ اس قصہ کے تقریباً دو سال بعد موصوف تشریف لائے اور باتوں باتوں میں جب اسی شربت کا قصہ پارینہ شروع ہوا تو فرمانے لگے کہ وہ فارمولہ میں نے پالیا ہے اور بالکل آسان اور لاجواب ہے اور جیب سے ایک ڈائری نکال کر مجھے وہ نسخہ لکھوادیا۔

محترم قارئین میں اب اگر اس نسخے کو سینے میں لے کر دنیا سے رخصت دنیا ہوجاؤں تو شاید نقصان عظیم ہوگا کیونکہ آپ جیسے مخلص قارئین سے یہ نسخہ مخفی رہ جائے گا۔

املی کھٹی اکلو' آلو بخارہ خشک اکلو دونوں ۸ کلو پانی میں خوب ابال لیں پھر اس کو دو دن تک رکھیں اس کے بعد چھان کر پانی لے لیں اور باقی پھوک پھینک دیں اس پانی میں ۴ کلو چینی ڈال کر آگ پر دھیمی آنچ پر پکائیں اور شربت تیار ہے۔

عام شربت کی طرح استعمال کریں۔ فوائد میں لاجواب ہے۔ لیکن طب قدیم ان دو اجزا کو مندرجہ ذیل طریقے سے استعمال کرکے اس سے کہیں زیادہ فائدہ حاصل کرتی ہے۔

املی ۲۰ گرام آلو بخارہ خشک ۲۰ گرام رات کو ایک پاؤ تیز گرم پانی میں بھگودیں صبح مل چھان کر پی لیں۔ یہ ایک دن کی خوراک ہے۔

یہ نسخہ مندرجہ ذیل امراض کے لئے صدیوں سے آزمودہ ہے۔

۱..... یرقان پرانے سے پرانا ہو اس نسخہ کے مسلسل استعمال سے درست ہوجاتا ہے

۲..... جگر کے ورم اور جگر کی کمزوری کے لئے اکسیر ہے۔

۳..... جگر کی گرمی' خشکی اور کمزوری کے لئے لاجواب ہے۔

۴..... مثانے کی گرمی اور حدت کے لئے۔

۵..... دل کی تیز دھڑکن اور گرمی کی وجہ سے ڈوبنا۔

۶..... پیشاب کی جلن' ہاتھ پاؤں کی جلن اور گرمی کے لئے۔

۷..... پیاس کی زیادتی اور منہ کی خشکی کے لئے۔

۸..... آنکھوں کی جلن دماغ کی خشکی اور بے خوابی کے لئے۔

الغرض گرمی اور خشکی کے جتنے بھی امراض ہیں ان سب میں یہ نسخہ مستقل استعمال کیا جاتا ہے اور بہت زیادہ مفید بھی ہے۔

قارئین کرام اس کو استعمال کریں اور بندہ کو دعائے خیر سے یاد کریں۔

نوٹ:۔ توجہ طلب امور کے لئے جوابی لفافہ ضروری ہے۔

میری اس بات کو شاید آپ بھی محسوس کریں کہ جتنی ڈاکٹری' دیسی ادویات امراض معدہ کے لئے بن اور استعمال ہورہی ہیں شاید کسی اور مرض کے لئے استعمال نہیں رہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جو عملی طور پر ہر شخص کی زندگی میں جواب کے طور پر موجود ہے۔ اس وقت ہمیں امراض معدہ خاص طور پر معدہ کی گیس یا تبخیر کے اسباب کی وضاحت نہیں کرنا بلکہ اس کے علاج کی جستجو اور کوشش ہے۔

آیئے ہم آپ کو اس کے شافی علاج کی طرف راغب کرتے ہیں۔ ریل کے سفر کے دوران ایک صاحب جاننے والے تھے بڑے تپاک سے ملے ساتھ ہی ایک مسافر بیٹھا تھا جو پہلے تو ہماری باتیں سنتا رہا لیکن پھر کہنے لگا کہ میں ریڈیو پروگرام میں آپ کی باتیں سنتا ہوں لیکن دیکھا نہیں تھا اس نے اپنا مسئلہ بیان کیا کہ مجھے عرصہ ۳ سال سے گیس کی دیرینہ تکلیف ہے جو مسلسل علاج کے ساتھ کم ہونے کی بجائے بڑھ رہی ہے میں تو تنگ آگیا ہوں اور اپنے بیگ سے ادویات نکال کر دکھائیں کہ یہ ہومیو کی ادویات لے کر اپنے گھر جارہا ہوں اس ڈاکٹر کی بڑی شہرت سنی تھی۔ میں نے ان صاحب سے عرض کیا کہ آپ یہ ادویات استعمال کریں افاقہ ہوگا اگر پھر بھی افاقہ نہ ہو تو آپ نسخہ اصفہانی انہیں لکھ کر دیا کہ استعمال کریں تقریباً ۳ ماہ کے بعد ان کا خط موصول ہوا میں نے ان ادویات کو مستقل استعمال کیا لیکن افاقہ نہ ہوا پھر اصفہانی نسخہ استعمال کیا بہت زیادہ افاقہ ہے حیران ہوں اس طرح ڈنمارک سے ایک مریض نے مذکورہ مرض یعنی مسلسل گیس تبخیر وغیرہ کی شکایت کی اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ ہم چھ گھرانے اس مرض میں مبتلا ہیں اور دوائی علاج میں کوئی کمی

نہیں چھوڑی بندہ نے ان کو نسخہ اصفہانی استعمال کرنے کو کہا اور تاکید کی کہ اس کو مستقل ایک ماہ استعمال کریں اور پھر واپسی لکھیں ان کا خط موصول ہوا کہ ہم جو وقتی علاج کی ادویات بھی کبھی چھوڑ دی ہیں اور جب سے نسخہ اصفہانی استعمال کرنا شروع کیا ہے اس وقت سے مرض بالکل کم ہو گیا ہے اور ایسے محسوس ہوا کہ ہم رہتی دنیا کے باسی ہیں حالانکہ اس سے قبل مسلسل تکلیف کی وجہ سے خودکشی کرنے کو دل چاہتا تھا۔

دو واقعات کچھ نسخہ کی تفصیل کے لئے عرض کئے ہیں حالانکہ اس نسخہ کی مسیحائی کے بے شمار واقعات بھرے پڑے ہیں جو بیان سے باہر ہیں بلکہ یہ واقعہ تو پرانے اخبارات میں بھی آپ کو مل جائے گا تقسیم ہند سے قبل حیدر آباد دکن میں ایک دوا ساز کمپنی نے ایک مصالحہ رنگ دار نکالا تھا جس کو چبانے سے گیس تبخیر ختم ہو جاتی تھی وہ مصالحہ اسی نسخہ اصفہانی کا حصہ تھا جس کا راز آج افشا ہو رہا ہے۔ حالانکہ انہوں نے ان ادویات کو رنگ دیا تھا۔

نسخہ اصفہانی

دھنیہ اور سونف ہموزن کے صاف کر کے محفوظ رکھیں اور دن میں اس مرکب سے تقریباً ایک چمچ چھوٹا منہ میں ڈال کر پان کی طرح چباتے رہیں اور چوستے رہیں۔ ایسا پورے دن میں کم از کم ۴ بار اور زیادہ سے زیادہ چھ یا آٹھ بار کر سکتے ہیں۔

۲..... دانہ الائچی کلاں دانہ الائچی خورد، ملیٹھی، سونف، کباب چینی اجوائن، سہاگہ ہر ایک ہم وزن لے کر پیس لیں آدھا چمچ چھوٹا چمچ دن میں تین یا چار بار کھانے سے قبل یا بعد استعمال کریں۔

تو قارئین نے نسخہ اصفہانی کے دونوں اجزاء آپ کے سپرد ہیں دونوں اکٹھے استعمال کرنے پڑیں گے ایک نکتہ کہ یہ نسخہ امراض قلب کے لئے بھی تریاق ہے۔

فوجی افسروں کی گرفتاری اور سرکاری موقف

مولانا زاہد الراشدی چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم

پاک فوج کے بعض افسروں کی گرفتاری کے تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد وزیراعظم اور وزیر دفاع کے بیانات نے اس سلسلہ میں ملکی اور عالمی سطح پر ہونے والی بحث کو ایک نیا رخ دے دیا ہے اور حکومت کی مسلسل خاموشی سے پیدا ہونے والے شکوک و خدشات ختم ہونے کی بجائے مزید سوالات و شبہات کو جنم دینے کا باعث بن گئے ہیں۔ میجر جنرل ظہیر الاسلام عباسی اور بریگیڈیر مستنصر باللہ سمیت دو درجن کے لگ بھگ افراد اس وقت زیر حراست ہیں جن میں فوجی افسران کے علاوہ بعض علماء کرام بھی شامل ہیں۔ ان گرفتاریوں کے بارے میں مختلف حلقوں کی طرف سے جو قیاس آرائیاں اب تک سامنے آئی ہیں، وہ کچھ اس طرح ہیں کہ:

۱..... آنربیل امریکہ بہادر پاکستان کی مسلح افواج میں تخفیف، عسکری استعداد کی تحدید اور نظریاتی رجحانات کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک عرصہ سے سرکاری طور پر باضابطہ دباؤ ڈال رہا ہے جبکہ ہمارے حکمران بھی امریکہ کو خوش رکھنے اور اسے اپنی وفاداری کا یقین دلانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ اس پس منظر میں یہ کارروائی پاک فوج کو اسلام اور نظریہ پاکستان کے ساتھ وابستگی رکھنے والے افسروں سے صاف کرنے کے لئے عمل میں لائی گئی محسوس ہوتی ہے اور اس قسم کی منصوبہ بندی امریکہ کے خفیہ اداروں کے لئے کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

۲..... پاک فوج کے یہ افسر مسئلہ کشمیر کے بارے میں موجودہ حکومت کی پالیسیوں سے مطمئن نہیں تھے اور کشمیریوں کی جنگ آزادی کو آنربیل امریکہ بہادر کی خواہشات و مفادات کی بھینٹ چڑھانے کی ان افواہوں پر مضطرب تھے جو اس وقت بین الاقوامی پریس کے ذریعے مسلسل سامنے آ رہی ہیں، اس لئے انہوں نے مجاہدین کشمیر کو سرکاری پالیسی سے ہٹ کر اپنے طور پر اسلحہ سپلائی کرنے اور سپورٹ دینے کے لئے ڈسپلن کی پرواہ نہیں کی اور وہ ڈسپلن کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پکڑے گئے۔

۳..... پاک فوج کے داخلی ڈسپلن اور مصلحتوں کے تحت ان افسروں کو وہ ترقی نہیں ملی جس کی وہ توقع کر رہے تھے، اس لئے انہوں نے انتقامی طور پر بغاوت کی منصوبہ بندی کی۔

یہ تو وہ قیاس آرائیاں ہیں جو مختلف حلقوں کی طرف سے ملکی اور بین الاقوامی پریس کے ذریعے سامنے آئی ہیں، لیکن وزیر دفاع جناب آفتاب شعبان میرانی نے سینٹ میں سینیٹر حافظ حسین احمد کے سوال پر سرکاری پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے اور بعد میں وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھی سینیٹروں کے اعزاز میں دی گئی ایک دعوت میں گفتگو کرتے ہوئے اس کی تصدیق کی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"یہ افسر ملک میں اسلامی انقلاب لانے کی سازش کر رہے تھے، انہوں نے کور کمانڈرز کی میٹنگ میں فوجی قیادت کو اور بعد میں صدر اور وزیر اعظم کو قتل کر کے اقتدار پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور ملک میں نافذ کرنے کے لئے "خود ساختہ شریعت" کا مسودہ بھی تیار کر لیا تھا"

لیکن وزیر دفاع نے ملک میں "مسلح اسلامی انقلاب" اور "اقتدار پر قبضہ" کی منصوبہ بندی کرنے والے افسروں سے جس اسلحہ کی برآمدگی ظاہر کی ہے وہ کسی کالج کے ہاسٹل پر قبضہ کرنے کے لئے

بھی ناکافی ہے جبکہ وزیر دفاع کا اصرار ہے کہ یہ افسر اس اسلحہ کے ذریعہ ملک کی فوجی اور سیاسی قیادت کا صفایا کرنا چاہتے تھے۔

وزیر دفاع کا کہنا ہے کہ ان افسروں پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا اور انہیں سزا ملے گی۔ جہاں تک فوجی عدالت میں مقدمہ کا تعلق ہے' وہ فوج کا داخلی معاملہ ہے اور ہم اس کے بارے میں کوئی رائے نہیں دینا چاہتے' لیکن اسلام' کشمیر اور آزیبل امریکہ بہادر کا حوالہ سامنے آجانے کے بعد مجموعی تناظر میں یہ مسئلہ فوج کا داخلی مسئلہ نہیں رہا بلکہ پوری قوم کے جذبات و احساسات اس سے وابستہ ہوگئے ہیں اور وہ بجاطور پر حقائق سے براہ راست واقف ہونا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ قابل توجہ بات یہ ہے کہ ان فوجی افسران کی گرفتاری کے بعد قیاس آرائیوں یا سرکاری موقف کی صورت میں ان کے بارے میں جو کچھ کہا جارہا ہے' وہ سب یک طرفہ ہے اور اس سلسلہ میں ان کا اپنا موقف نہ اس وقت تک سامنے آیا ہے اور نہ موجودہ حالات میں اس کے سامنے آنے کی کوئی قابل اعتماد صورت موجود ہے۔ گرفتار شدگان کے بارے میں یکطرفہ اظہار رائے اور قیاس آرائیاں اس وقت اور زیادہ ذہنی الجھن کا باعث بن جاتی ہیں جب یہ بات سامنے آتی ہے کہ گرفتار فوجی افسران دینی رجحانات کے حامل اور محب وطن افراد ہیں' بالخصوص میجر جنرل ظہیر الاسلام وہ افسر ہیں جنہیں دہلی میں پاکستانی سفارت خانہ میں ڈیوٹی کے دوران بھارتی حکومت نے تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر وہاں سے نکال دیا تھا اور ان کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے پاکستان پر بھارتی حملہ کا منصوبہ قبل از وقت معلوم کرکے اس کی ساری تفصیلات پاکستان بھجوادی تھیں' اور پاکستان اس کی وجہ سے بھارتی جارحیت کا اچانک شکار ہونے سے بچ گیا تھا۔ جبکہ بریگیڈیر مستنصر باللہ کے بارے میں یہ بات ریکارڈ پر آچکی ہے کہ انہوں نے مجاہدین کشمیر کی امداد کے لئے اپنا ذاتی پلاٹ فروخت کرکے دس لاکھ روپیہ کا عطیہ کچھ عرصہ قبل دیا ہے۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اسلحہ کی جو مقدار اور انقلاب کی جو منصوبہ بندی ان افسروں سے منسوب کی جارہی ہے' اگر وہ واقعی درست ہے تو پھر ان افسروں کی اہلیت کی جو منصوبہ بندی ان افسروں سے منسوب کی جارہی ہے' اگر وہ واقعی درست ہے تو پھر ان افسروں کی انکوائری سے زیادہ پاک فوج کے اس سسٹم کا از سرنو جائزہ لینا ضروری ہوجائے گا جس کے تحت یہ افراد کرنل' بریگیڈیر اور میجر جنرل جیسے مناصب تک پہنچ گئے ہیں' کیونکہ اس طرح کی بچگانہ منصوبہ بندی کی توقع تو کسی کالج کے ان کھلنڈرے نوجوانوں سے بھی نہیں کی جاسکتی جو کوئی جاسوسی ناول پڑھ کر یا جاسوسی فلم دیکھ کر اپنے مخالفوں کے کیمپ پر قبضے کے منصوبے بنانے بیٹھ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے بیشتر دینی حلقوں کے ساتھ ساتھ سینٹ اور قومی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈروں نے بھی سرکاری موقف کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ چنانچہ نوائے وقت لاہور ۲۱ نومبر ۹۵ء کے مطابق قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے پشاور میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے گرفتار فوجی افسران کے بارے میں سرکاری موقف کو جھوٹ پر مبنی قرار دیا ہے جبکہ ۱۵ نومبر کو سینٹ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اپوزیشن لیڈر راجہ محمد ظفر الحق نے اس سلسلہ میں سرکاری موقف کو مسترد کرتے ہوئے گرفتار فوجی افسران کے خلاف کھلی عدالت میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا ہے۔

الغرض گرفتار فوجی افسران کے بارے میں وزیراعظم اور وزیر دفاع کے بیانات نے شکوک و شبہات کا ازالہ کرنے کے بجائے معاملہ کو مزید الجھادیا ہے اور گرفتار شدگان کا موقف سامنے آئے بغیر ان کے بارے میں یکطرفہ قیاس آرائیوں اور بیانات نے انصاف کی رہی سہی توقعات کو بھی دھندلا کر رکھ دیا ہے' ان حالات میں انصاف کے مسلمہ تقاضوں کو پورا کرنے اور ملکی و عالمی رائے عامہ کو مطمئن کرنے کے اس کے سوا کوئی صورت باقی نہیں رہ جاتی کہ گرفتار شدگان فوجی افسران کو اپنا موقف اور پوزیشن واضح کرنے کے لئے ذرائع ابلاغ تک رسائی کے مواقع فراہم کئے جائیں اور ان پر مقدمہ بے شک فوجی عدالت میں چلایا جائے لیکن ملک کے شہریوں اور اخبارات کے نمائندوں کو عدالتی کارروائی سننے اور اس سے رائے عامہ کو باخبر رکھنے کی اجازت دی جائے ورنہ یک طرفہ پراپیگنڈہ اور کسی بند عدالت کی کارروائی سے حکومت وقتی مقاصد حاصل کرنے میں تو شاید کامیاب ہوجائے لیکن ایسی کوئی کارروائی انصاف اور اخلاق کی عدالت سے جواز کی سند حاصل نہیں کرپائے گی۔

○

فتنہ زدہ قلوب

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے خود سنا ہے' آپ' فرماتے تھے کہ فتنے دلوں میں اسی طرح یکے بعد دیگرے در آئیں گے جس طرح چٹائی میں یکے بعد دیگرے ایک ایک تنکا در آتا ہے' چنانچہ جس دل نے ان فتنوں کو قبول کرلیا اور وہ اس میں پوری طرح رچ بس گئے اس پر (ہر فتنہ کے عوض) ایک سیاہ نقطہ لگتا جائے گا' اور جس قلب نے ان کو قبول نہ کیا اس پر (ہر فتنہ کو رد کردینے کے عوض) ایک سفید نقطہ لگتا جائے گا' یہاں تک کہ دلوں کی دو قسمیں ہوجائیں گی' ایک سنگ مرمر جیسا سفید کہ اسے رہتی دنیا تک کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا' اور دوسرا خاکستری رنگ کا سیاہ' الٹے کوزے کی طرح (کہ خیر کی کوئی بات اس میں نہیں ٹکے گی) یہ بجز ان خواہشات کے جو اس میں رچ بس گئی ہیں نہ کسی نیکی کو نیکی سمجھے گا' نہ کسی برائی کو برائی (اس کے نزدیک نیکی اور بدی کا معیار بس اپنی خواہش ہوگی)"۔

on saying that this earthquake will certainly come. Therefore, I fully assure and wholeheartedly console those simple innocent folks who have been put to fright by the verbosity and pedantry of the Qadiani in his newspaper writings, etc. I announce this happy news that this "Qadiani earthquake" will never come by Allah's kindness, either in the city of Lahore or elsewhere. It will never come, will never come, will never come. Therefore, people should remain perfectly at ease, calm and composed, in every way. This happy news has been conveyed to me by resplendent Divine Disclosure and Discovery which shall be absolutely correct, Insha Allah. I reiterate again and again that having profited from the Divine Light, manifested to me through revealed vision and having been permitted to make its announcement, I hereby proclaim, by beat of drum that the Qadiani will fall into disgrace again, as ever, in his prediction of this earthquake; and Allah, the Exalted, by virtue of Hazrat Khatam ul Mursaleen, the intercessor of sinners, will protect His guilty creatures under His Cloak of Mercy, from any such impending catastrophe and not a hair of any individual will come to harm."

Mullah Muhammad Bux Hanafi,
Secretary, Anjuman Haami-e-Islam,
Lahore.

(Majmua-e-Ishtiharat Mirza Qadiani, Vol.3, pp.541-542). Ref. No.14

Ref. No. 14

Majmua-e-Ishtiharat, Vol. 3, pp.541-542.

۵۴۱

میرا کچھ منشا نہیں آیا کہ یہ کس قسم کی دانائی ہے جو مخالف لوگ مجھ پر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے اشتہاروں سے تشویش میں ڈال رہا ہے مگر نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے میں منجم ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا نہ مجھے علم ہیئت کی مہارت کا کوئی دعویٰ ہے۔ صرف یہ دعویٰ ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی پاتا ہوں۔ مگر اس دعویٰ کے یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بناء پر مجھ کو کذاب اور دجال کہتے ہیں اور اسی بناء پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں۔ ان لوگوں نے ہزارہا اشتہار میری نسبت شائع کئے ہیں کہ اس دعویٰ میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اس قدر گندی گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کرہ ارض کو بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہیں۔ جو شخص ان کے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں۔ اگر مجھ کو بندگان خدا کی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا۔ مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے کھینچ کر اس طرف لایا کہ میں دوسری پیشگوئی کے شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں اور کما حقہ شائع کر دوں۔ بعض نے میری نسبت خط لکھ کر کہا کہ تو جھوٹا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ لیکن اگر میرے اشتہاروں سے کچھ لوگ متنبہ

ہو کر نیک ہو جائیں اور کچھ اندرونی اصلاح کر لیں اور ان کی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا

حاشیہ۔ اس جگہ انسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک مخالف کا اشتہار نقل کیا جاوے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیوں کی جب اس طرح تکذیب کی جاتی ہے تو پھر پیشگوئیاں کسی کے واسطے تشویش کا موجب نہیں ہیں۔ اور وہ لوگ اس سے ڈرتے نہیں بلکہ اس پر ٹھٹھا اڑاتے ہیں۔ چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اس جگہ بطور نمونہ کے نقل کر کے دکھلاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر ہماری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

اور وہ عبارت یہ ہے

میں آج فضل خدا تعالیٰ کو اس امر کا ذمہ دار ہو کر اور دعویٰ سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ خوفناک اور بھولے بھالے لوگوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی نے ۰ ۰ ۰

۵۴۲

چیز ہے۔ کیا مجھے کبھی منا نہیں یا اپنی جان سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی بھی چھوڑ دوں۔ اور بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا لوگ ڈر کر ان کی بیعت قبول کریں مگر اس احمق پرستی کو میں کیا جواب دوں۔ میں بار بار انہیں اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اس جگہ میری یہ مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری بیعت اختیار کرے۔ بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اس غلطی کی سزا کے لئے دنیا عدالت گاہ نہیں ہے۔ اس کے لئے عالم آخرت مقرر ہے اور جس قدر قوموں کو پہلے اس سے سزا

بقیہ حاشیہ۔ اور مرزا قادیانی کے اشتہاروں اور اخباروں میں یہ لکھا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آنے والا ہے جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ کسی آنکھ نے نہ دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔ گو حضرت قادیانی زلزلہ کے آنے کی تاریخ یا وقت نہیں بتلاتے مگر اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ زلزلہ ضرور آئے گا۔ اس سلسلہ میں ان بھولے بھالے سادہ لوح آدمیوں کو جو قادیانی کی طرف منافقیں اور اخباری رنگ آمیزیوں سے خوفناک ہو رہے ہیں پورے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوں اور خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئے گا، نہیں آئے گا، اور نہیں آئے گا۔ اور آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں۔ یہ خوشخبری تحقیقی نورانی اور کشف کے ذریعہ سے دی گئی ہے جو انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہوگی۔ میں مکرر کہتا ہوں اور اس نور الٰہی سے جو مجھے بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے مستفیض ہو کر اور اس کے اعلان کی اجازت پا کر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کی طرح اس زلزلہ کی پیشگوئی میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا۔ اور خداوند تعالیٰ حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین کے طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھ کر اس نارسیدہ آفت سے بچائے گا اور کسی فرد بشر کا بال تک بیکا نہ ہوگا۔

ملا محمد بخش حنفی سیکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور

Respected Readers! You see the divination of a genuine Muslim and what came out from the mouth of a spurious one. Compare what the Musalman said and what the kafir said. By virtue of glory of Hazrat Khatam-un-Nabieen Hazrat محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم Allah corroborated the truthfulness of the Muslim while Mirza Qadiani fell into disgrace by saying: "If that (earthquake) does not come to pass during my lifetime then I am not God-sent."

Proved: Mirza, a liar.

CONTINUED

کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ وہی سب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں
سکتا اس کی کششوں اور طریقوں کو تم میں علم نہیں رہا اس لئے تمہیں یہ ابتلا پیش آیا۔
براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔
جو اسوقت میرے پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ الہام ہے جو براہین کے صفحہ ۴۹۶ میں مذکور ہے۔
یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔ یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔
یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ۔ اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا۔ اور تین نام اس
عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم۔ یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز
کو روحانی وجود بخشا۔ اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا۔ پھر دوسری زوجہ کے وقت میں مریم نام رکھا
کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی جس کو مسیح سے مشابہت ملی۔ اور نیز اس وقت مریم کی طرح کئی
ابتلا پیش آئے جیسا کہ مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت یہودیوں کی بدظنیوں کا ابتلا پیش آیا
اور تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے۔ اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا۔ اور یہ لفظ احمد اس
بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی۔ یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے۔ جس کا بھید
اسوقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔ غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ
جو بیان کیا گیا ہے وہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا۔

۵۲

Result: This "divination" also came true word for word. Therefore, consider Mirza "more wicked than every wicked man."

Prediction No. 6

Mirza foretold of an impending earthquake which he said should be a sample of the one to occur at the Resurrection time. He named it 'Tremor of the Hour,' that is, Doomsday shake-up. He published many notifications for this and in one of them he wrote:

> "My foretelling of the coming earthquake is no ordinary prediction. If that turns out to be something ordinary or does not come to pass during my lifetime then I am not God-sent."
>
> *(Zamimah Braheen-e-Ahmadiya, Part 5, pp.92-93; Roohani Khazain Vol.21, p.253).*
> *Ref. No.13.*

Ref. No. 13
Zamimah Braheen-e-Ahmadia, Part 5, pp.92-93, Roohani Khazain, Vol. 21, p.253.

حصہ پنجم ۲۵۳ ضمیمہ براہین احمدیہ

یعنی کافر پوچھتے ہیں کہ یہ دعویٰ پورا کب ہوگا اگر تم سچے ہو تو تاریخ عذاب بتاؤ۔ انکو کہہ دے
مجھے کوئی تاریخ معلوم نہیں یہ علم خدا کو ہے۔ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔ اور پھر کافروں
نے عذاب کی تاریخ پوچھی تو ان کو یہ جواب ملا قل ان ادری اقریب ما توعدون
یعنی ان کو کہہ دے کہ میں نہیں جانتا کہ عذاب قریب ہے یا دور ہے۔ اب اے سننے والو
یاد رکھو کہ یہ بات سچ ہے اور بالکل سچ ہے اور اس کے ماننے کے بغیر چارہ نہیں کہ خدا کی
پیشگوئیاں کبھی ظاہر پر پوری ہوتی ہیں اور کبھی استعارہ کے رنگ میں۔ پس کسی نبی یا رسول

کرے جو عقل نہیں کہ ہر ایک امر پیشگوئی میں یہ دعویٰ کر دے کہ اس طور پر پیشگوئی پوری
ہوگی۔ ہاں البتہ جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں اس امر کا دعویٰ کرنا نبی کا حق ہے کہ وہ پیشگوئی
جس کو وہ بیان کرتا ہے خارق عادت ہے یا انسانی علم سے وراء الوریٰ ہے۔ اگر پنجاب
میں ہر صدی میں بھی ایسا زلزلہ آجایا کرتا جیسا کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا تو اس صورت
میں بھی پیشگوئی کچھ بھی چیز نہ ہوتی۔ کیونکہ تمام لوگ اس بات کے کہنے کا حق رکھتے
تھے کہ ہمیشہ پنجاب میں ایسے زلزلے آتے ہیں یہ کوئی انہونی بات نہیں ہے۔ لیکن جبکہ
گذشتہ زلزلہ اس خارق عادت طور سے ظاہر ہوا جس خارق عادت طور سے پیشگوئی نے
بیان کیا تھا تو پھر سب اعتراض فضول ہو گئے۔ ایسا ہی آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیشگوئی
کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اسکا ۹۲
ظہور نہ ہوا تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ مجھے خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وہ آفت جسکا
نام اس نے زلزلہ رکھا ہے نمونۂ قیامت ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر اس کا ظہور ہوگا۔
اس میں کچھ شک نہیں کہ اس آئندہ کی پیشگوئی میں بھی پہلی پیشگوئی کی طرح بار بار زلزلہ
کا لفظ ہی آیا ہے اور کوئی لفظ نہیں آیا۔ اور ظاہری معنوں کا بہ نسبت تاویلی معنوں کے
زیادہ حق ہے۔ لیکن جیسا کہ تمام انبیاء ادب ربوبیت اور ادب وسعتِ علم باری
ملحوظ رکھتے رہے ہیں اس ادب کے لحاظ سے اور سنت اللہ کو مدِّ نظر رکھ کر یہ

Result: Mirza's *'Braheen-e-Ahmadiya' Part 5* was published posthumously on Oct. 15, 1908, about five months after his death. No such earthquake occurred in his life and therefore his prediction turned out true, word by word, viz.,

> "If the earthquake did not come to pass during my lifetime then I am not God-sent."

Point of Interest: In those days, when Mirza was issuing out his posters, one after another, announcing "Doomsday earthquake" was about to come, there was a gentleman, by name Mulla Muhammad Bux Hanafi, who refuted it point-blank, saying: "I have come to know through a resplendent disclosure that no such earthquake will come," and that "Mirza shall face disgrace in this prediction, as always in the past." On May 11, 1905, Mirza issued another notification in which he quoted from Mulla Muhammad Bux Hanafi's rebuttal:

> "I (Mulla Muhammad Bux Hanafi) firmly announce and proclaim, today, the 6th of May, 1905, and thereby console all those whose hearts may be awe-stricken or whose spirits are dampened after hearing what the Qadiani has advertised in Newspapers and his Posters on April 5, 8, 21, 29, 1905, that a most severe earthquake will occur and which shall be of such a magnitude and so horrible that no ear would have ever heard of it nor any eye would have seen it. The Qadiani (also claiming Hindu godship of) Krishna does neither inform of its date nor time of its occurrence; nevertheless, insists

فیصلہ کر دیا ہو۔ اب ناحق چلنے کی جگہ نہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سُولی تیار رکھو۔ اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔ لیکن اگر میں سچا ہوں۔ تو انسان کو خدا مت بناؤ۔ توریت کو پڑھو کہ اس کی اوّل اور کھلی تعلیم کیا ہے اور تمام نبی کیا تعلیم دیتے آئے اور تمام دُنیا کس طرف جھک گئی۔ اب میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں اس سے زیادہ نہ کہوں گا۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ◆

دستخط بحروف انگریزی غلام قادر فصیح پریزیڈنٹ از جانب اہلِ اسلام	دستخط بحروف انگریزی ہنری مارٹن کلارک پریزیڈنٹ از جانب عیسائی صاحبان

تمام شد

۲۱۱

Result: Mirza's divination expired on September 5, 1894, but Atham did not die till that date. Therefore, this prediction of Mirza Qadiani came true that:

> "If within fifteen months, Atham does not fall into Haviya then I am a liar, keep the gallows ready for me and consider me the most accursed of all the accursed persons, evil-doers and Satans."

Prediction No. 4

Mirza claimed that he had received Divine Revelation that the husband of Muhammadi Begum (daughter of Ahmad Baig of Hoshiarpur) would die in his lifetime and after that the widow, Muhammadi Begum, would be married to Mirza. In this connection, Mirza foretold in these words:

> "I say again and again that quintessence of my prediction in case of the son-in-law of Ahmad Baig shall be his inevitable destiny. Wait for it. If I am a liar then this prediction will not be fulfilled and my death will come."

(Anjam-e-Atham Hashiah p.31). Ref. No.11.

Ref. No. 11

Anjam-e-Atham (Hashiah), p.31.

۳۱

[illegible]

[illegible]

Result: The son-in-law of Ahmad Baig (Sultan Muhammad) did not die during Mirza's lifetime but Mirza died; while Sultan Muhammad lived on for a long time after Mirza's death. Hence Mirza's prediction came true: "If I am a liar, the son-in-law of Ahmad Baig will not die in my lifetime".

Prediction No. 5

As a corollary to prediction No.4, Mirza wrote: "Remember, if the second part of this prediction does not come true (i.e., son-in-law of Ahmad Baig does not die in Mirza's lifetime) then I shall be more wicked than every wicked man."

(Zamimah Anjam-e-Atham, p.54). Ref. No.12.

Ref. No. 12

Zamimah Anjam-e-Atham, p.54.

۳۳۸

[illegible]

یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے

[illegible]

VERDICT ON QADIANIS

A Logical Approach

(SPECIAL PRESENTATION FOR THE YOUNG MEN OF TODAY)

By:
MAULANA MUHAMMAD YUSUF LUDHIANVI
Translated By
K.M. SALIM
Edited By
DR. SHAHIRUDDIN ALVI

"I admit right this time that if this prediction goes false, that is, if fifteen mon hs from this date, the party who is on falsehood in view of Allah, does not fall into 'Havia', as death punishment, then I am prepared to undergo every kind of punishment: disgrace me, blacken my face, collar a rope around my neck or han me on the gallows; I am ready for all. I swear by the greatness of Allah's Glory that he will certainly do the same, will certainly do the same, will certainly do the same. Earth and sky may deviate but not His Ordainment. If I am a liar, keep the gallows ready for me and consider me the most accursed of all the accursed persons, evil-doers and Satans. *(Jang-e-Muqaddas, pp.210-211; Roohani Khazain, Vol.6, pp.292-293). Ref. No.10.*

Ref. No. 10

Jang-e-Muqaddas, pp.210-211; Roohani Khazain, Vol. 6, pp.292-293.

اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ ۲۹۲ ۵ جون ۱۸۹۳ء

جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اسکو سخت ذلت پہنچیگی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُسکی اِس سے عزت ظاہر ہوگی اور اُسوقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آویگی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سُننے لگیں گے۔

اسی طرح پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے سو الحمد للہ والمنۃ کہ اگر یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا۔ اور جرأت کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آگیا۔ میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کیلئے تھا۔ میں اسوقت یہ اقرار کرتا ہوں

۲۱۰

اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ ۲۹۳ ۵ جون ۱۸۹۳ء

کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ رُوسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسّہ ڈالدیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا۔ ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

اب ڈپٹی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشان پورا ہوگیا تو کیا یہ سب آپکے منشاء کے موافق کامل پیشگوئی اور خدا کی پیشگوئی ٹھہریگی یا نہیں ٹھہریگی اور رسول اللہ صلعم کے سچے نبی ہونے کے بارہ میں جنکو اندرونہ بائبل میں دجال کے لفظ سے آپ نامزد کرتے ہیں محکم دلیل ہو جائیگی یا نہیں ہو جائے گی۔ اب اس سے زیادہ میں کیا لکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی

بقیہ: آپ کے مسائل

کلمہ شہادت کا اقرار کریں۔ چنانچہ اس طرح تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح بھی کریں کیونکہ ارتداد کی وجہ سے ان کا پہلا نکاح فسخ ہو گیا تھا۔

۳ کیس کی تبدیلی اس شکل میں ہوگی کہ وہ علی الاعلان یہ کہہ دیں کہ جو کچھ دستاویزات پہلے لکھی ہیں ان سے ہم توبہ کرتے ہیں نیز وہاں کی حکومت کو باقاعدہ اس معاملے کی اطلاع دیں کہ ہمارا قادیانی لاہوری یا ان کے کسی بھی گروپ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔

۴ ان سے سماجی بائیکاٹ کریں اور غیر مسلموں والا سلوک روا رکھیں۔ کیوں کہ قرآن پاک میں کافروں کو دوست بنانے سے روکا گیا ہے۔

۵ مرتد کا مسلمانوں کی مسجد میں داخلہ ممنوع ہے۔

۶ ایسا شخص جو کافر ہونے کی دوسرے کو ترغیب دے تو خود کافر ہو جاتا ہے۔ الرضاء بالکفر کفر ...الخ

(الفقہ الاکبر ص ۲۳۹) استحلال المعصیت کفر ...الخ ص ۲۰۱)

اور ترغیب پر عمل کرنے والا بھی واضح طور پر کافر و مرتد ہو جاتا ہے۔ قال علیہ الصلاۃ والسلام۔ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ...الخ (ص ۳۲۱ مشکوٰۃ شریف)

چنانچہ ایسے لوگ مسلمان نہیں رہتے اور ان کے ماقبل کے اعمال سلب ہو جاتے ہیں۔

دوسری بات کا جواب آپ نے جو دوسری بات کے ضمن میں آخر میں صاحب کے بارے میں معلوم کیا ہے تو اس کے بارے میں اتنا سمجھ لیں کہ نام کے ساتھ صاحب لکھنا یا نہ لکھنا ہر جگہ مطلقاً احترام و عدم احترام کی دلیل نہیں بلکہ بسا اوقات کنایۃً تقید و تنقیص کے طور پر لکھا جاتا ہے جیسا کہ بعض کی تحریروں میں مصرح ہے ورنہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ وغیرہ اسلاف کے ساتھ صاحب نہیں لکھا جاتا خدانخواستہ کیا عدم احترام مقصود ہے؟

قسطوں پر خرید و فروخت

سوال ا...... قسطوں پر چیز لینا کیسا ہے کیا قسطیں اور رقم مقرر کی جانی چاہئے یا نہیں۔ کرنے میں کیا بہتری ہے اور مقرر نہ کرنے میں کیا حرج ہے۔ حکومت جو چیز قسطوں پر دیتی ہے اس میں اور دوکان سے قسطوں کی خریدی جانے والی چیز میں کیا فرق ہے کیا اقساط پر دی جانے والی چیز صرف مالک ہی دے سکتا ہے اور اقساط کی ادائیگی کسی کو کی جائے یا جیسے حکومت چیز دیتی ہے اور اقساط کی ادائیگی اسی کو کی جائے۔ یا جیسے حکومت چیز دیتی ہے اور اقساط بینک وصول کرتے ہیں کیا یہ طریقہ درست ہے۔ جواب وضاحت سے تحریر فرمائیں تاکہ تمام اشکال اور خدشات دور ہو جائیں۔ (ممتاز احمد ارشد)

جواب قسطوں پر اشیاء کی خرید و فروخت جائز ہے کیونکہ شرعاً ادھار میں چیز کی قیمت نقد سے زیادہ مقرر کرنا جائز ہے بشرطیکہ عاقدین (دکاندار اور گاہک) مجلس عقد میں اولاً ادھار یا نقد لینے کو طے کر لیں۔

باقی حکومت جو اشیاء بینک کے ذریعہ فروخت کرتی ہے بینک اس چیز کی اصل قیمت پر سود وصول کرتا ہے جو شرعاً ناجائز ہے البتہ اس کی جائز متبادل صورت یہ ہو سکتی ہے کہ بینک خود وہ چیز حکومت سے خرید لے اور وہ چیز باقاعدہ اس کے ضمان میں آجائے پھر بینک اب منافع پر آگے امیدواروں کو فروخت کرے تو یہ اصل قیمت پر زیادتی سود نہیں ہوگی بلکہ منافع پر فروخت ہوگی۔

(ترمذی کتاب البیوع۔ ص ۱۴۷)

خلاصہ یہ کہ دکاندار جو چیز منافع پر بیچتا ہے وہ اس چیز کا بذات خود مالک ہوتا ہے جبکہ بینک جو چیز منافع پر فروخت کرتا ہے وہ اس کا مالک نہیں بلکہ حکومت کا وکیل ہے اور اس کے لئے یہ زیادتی لینا سود ہے۔

ساس سے حرمت مصاہرت

سوال ...... اگر کوئی آدمی اپنی ساس پر بری نیت رکھتا ہو یا ناجائز تعلقات قائم کرتا ہو تو اس کا اپنی بیوی سے نکاح قائم رہے گا۔ یا نہیں ایک بار آپ کے مسائل میں میں نے پڑھا تھا مگر تصدیق چاہتی ہوں۔

جواب ...... اگر کوئی شخص اپنی ساس کو شہوت کی حالت میں چھو بھی لے تو اس کی بیوی (جو اسی ساس کی بیٹی ہے) سے اس کا نکاح بالکل ختم ہو جاتا ہے اگر ناجائز تعلقات ہوں تو بطریق اولیٰ نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

چنانچہ بصورت مسئولہ اس آدمی کا نکاح اس کی ساس کی بیٹی سے ختم ہو گیا اب اس کا نکاح کسی بھی صورت میں دوبارہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو چکی ہے لہٰذا ایسے میاں بیوی کا تعلق زن و شو قطعاً حرام ہے ان کو جلد علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ج ۳ ص ۳۲)

مسلمان سے آغاخانی کا نکاح

سوال...... اگر ایک مسلمان عورت کسی آغا خانی (اسماعیلی) مرد سے شادی کرے تو کیا یہ شادی جائز ہے اور اگر ان میں سے اولاد پیدا ہو تو کیا یہ بچہ جائز ہوگا یا ناجائز؟

جواب...... کسی مسلمان عورت کا کسی غیر مسلم کے ساتھ نکاح قطعاً حرام ہے اور اس سے متولد اولاد ناجائز ہوگی۔

(ردالمحتار ص ۲۴۴ ج ۳)

حضور علیہ السلام کا دسترخوان

سوال...... کیا سرخ دسترخوان پر کھانا سنت ہے؟

جواب...... آپ ﷺ کھانا چمڑے کے دسترخوان پر تناول فرماتے تھے۔ رنگ کی کوئی تصریح نہیں۔

(خصائل نبوی (شمائل ترمذی ص ۱۱۷)

REGD. NO. 55-150

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

۱۰ تا ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ

بمطابق 2 تا 20 جنوری ۱۹۹۶ء

سالانہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب الحسینی

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مسعود

حضرت مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی

حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب

حضرت مفتی محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی

جناب اشتیاق احمد صاحب

جناب محمد متین خالد صاحب (ایم اے، ایل ایل بی)

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب

حضرت مولانا جمال اللہ صاحب الحسینی

حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب

جناب طاہر رزاق صاحب (ایم اے، لاہور)

اور دیگر ماہرین فن لیکچر دیں گے

کورس میں شرکت کے لئے درجہ عالیہ یا ایف اے اور میٹرک پاس اور اچھی علمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ کورس میں علماء، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں۔ شرکاء کو کاپی، قلم، رہائش، خوراک عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔

موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائیگا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائیں گی۔

وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائیں گے ان کو رہائش، خوراک کی سہولت دی جائے گی البتہ تعلیم ۱۰ شعبان کو شروع ہوگی

آج سے ہی تمام بہی خواہان مجلس دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھجوائیں۔

درخواستیں سادہ کاغذ پر

نام ________ ولدیت ________

مکمل پتہ ڈاک ________

تعلیم ________ پیشہ ورکر کوائف کا اندراج کریں

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان فون 514122